لداخ(کارگل،لیہہ)اور کھرمنگ(بلتستان) کے دارد بروقپالوگ اوران کانسبی ولسانی پس منظر

رازول کوہستانی، 2022



شِین دارد بروقپالوگ

شین دارد آریاؤں کے وہ قدیم لوگ جو آج کل لداخ کے اضلاع لیہہ، کارگل اور پاکستان کے ضلع کھرمنگ میں مرول، گنوخ، ژھے ژھے تھنگ اور دنسر میں پائے جاتے ہیں بروقپا کہلاتے ہیں۔ تبتی اور بلتیوں نے انہیں بروقپا (پہاڑوں میں رہنے والے) اور ان کی زبان کو بروقسکت (بروق + سکت) کا نام دیا ہے اور یہ نام اب کلی طور پر تحریر و تحقیق میں ان کی شناخت کا حوالہ بن گیا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اس خطے میں بچے ہوئے آخری غیر مخلوط آریائی نسل کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور لداخ میں اپنے علاقے کو آرین وادی بھی کہتے ہیں۔ بروقپالوگوں کا نسبی ولسانی تعلق شمالی پاکستان کے شین داردلوگوں سے ہے۔ داردلوگوں کے دو قدیم قبیلے یا گروہ اب بھی اپنی قدیم رسومات اور مخصوص لباس کے باعث مقامی اور بیرونی لوگوں کے لیے خاص دلچسپی کا باعث ہیں۔ ان میں ایک دارد گروہ ہندوکُش کے دامن میں ضلع چترال کی وادیوں بمبوریت، رمبور اور بریر میں کالاش کے نام سے جانا جاتا ہے جب کہ دوسرا

شین دارد گروہ جسے بروقپا کہا جاتا ہے لداخ میں لیہہ اور کارگل کے اضلاع کے علاوہ پاکستان میں ضلع کھرمنگ میں پایا جاتا ہے۔

بروکپا کی ایک اصطلاح لداخ اور پاکستان کے علاوہ ارونا چل پردیش کے اضلاع کیمانگ اور توانگ کے خانہ بدوش قبائل کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ اصطلاح بھوٹان کے ضلع تریشیگانگ کے ایک قبیلے کو بھی بروکپا کہا جاتا ہے اور ان کی زبان کو بروکپا بولی۔ اس کا اصل معنی پہاڑوں میں رہنے والے خانہ بدوش ہے تاہم لداخ اور کھرمنگ میں بروقپا(بروکپا) سے مراد وہ قدیم آریائی شین دارد لوگوں سے ہے جو پہلی صدی عیسوی کے دوران مرکزی شینا بولنے والے شین دارد لوگوں سے الگ ہوئے اور ان کا بھوٹان یا اروناچل پردیش کے بروقپالوگوں سے کوئی تعلق نہیں۔

لداخ کے مشرق میں چین کا علاقہ تبت، مغرب میں جموں کشمیر، شمال میں چین اور جنوب میں ہماچل پردیش کی ریاست واقع ہے۔

لداخ کا قدیم نام جنگ جُونگ اور مریول تھا۔ چینی سیاح فاہیان نے اسے خاچن یا کِھچا کا نام دیا ہے۔ ہوانگ سانگ نے اسے مولوسو اور سانپو کہا ہے۔ یونانی مورخ پٹولمی نے لداخ کو لسے افاسا کا نام دیا تھا۔ ایرانی تاریخ دانوں نے اسے تبت خورد اور تبت کلاں کے نام سے یاد کیا ہے[1]۔ لداخ کا علاقہ خشک پہاڑوں پر مشتمل ہے۔

شِین دارد لوگوں کا پس منظر

دارد نسبی طور پر آریائی ہیں جنھوں نے قدیم دور میں کا کیشیا سے نقل مکانی کی اور مختلف ادوار میں برصغیر تک پہنچے۔ دارد لوگوں کے متعلق سب سے قدیم حوالے کا ماخذ 9ویں (یا15ویں)صدی قبل مسیح میں

---

[1] عبدالغنی شیخ،2005۔کریسنٹ پبلی کیشنز،جموں

تصنیف کی گئی مہابھارت [2] ہے جس کی جلد 1، 2، 3، 5، 6، 7، 8 میں 24 سے زائد مقامات پر دارد لوگوں کا ذکر پایا جاتا ہے جنہوں نے دوسری ذاتوں کے شانہ بشانہ مہابھارت کی مشہور جنگ میں حصہ لیا۔ ہندوؤں کی یہ مقدس کتاب اٹھارہ جلدوں میں پچیس لاکھ الفاظ کے ذخیرہ پر مشتمل ایک منظوم رزمیہ داستان ہے جس میں جنگ کے واقعات، علاقوں اور کئی ذاتوں اور قبیلوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مہابھارت پر لکھی گئی کئی شرحوں میں بھی دارد لوگوں اور ان کے علاقوں کا وضاحتی ذکر پایا جاتا ہے۔ مہابھارت میں اِنہیں دَرَادا اور علاقوں کو دَرَاداس کہا گیا ہے اور اسی کی بنیاد پر بعد کے محققین نے دَرَادا یا دارد کے ساتھ "ستان" کا لاحقہ لگا کر اس خطے کو "داردستان" کا نام دیا ہے۔ مہابھارت کی جنگ میں دارد سرداروں اور لوگوں نے پانڈوؤں کا ساتھ دیا تھا جس میں انہیں شکست ہوئی تھی۔

مہابھارت کے بعد دارد لوگوں کا زیادہ ذکر پنڈت کلہن کی مشہور تاریخی کتاب راج ترنگنی میں پایا جاتا ہے جو 9-1148 عیسوی میں لکھی گئی تھی جس میں شین دارد لوگوں کی کشن گنگا کے آس پاس اور شمالی پاکستان میں موجودگی کی تصدیق ہوتی ہے۔

یونانی مورخ ہیرودوٹس (Herodotus, 424-485 BC) نے ان قبائل کو Daradæ یا Daradræ کا نام دیا ہے۔ ہیرودوٹس نے اس اصطلاح کو بطور جغرافیائی نام بھی استعمال کیا ہے ایک Andarae اور دوسرا Daradae یعنی گندھارا اور دَردیکائے (دَرادائے) کا علاقہ۔ سٹرابو (63 ق م۔ 23 عیسوی) کی کتاب میں ان قبائل کو دردائی کا نام دیا گیا ہے۔ مورکرافٹ (1837) نے اپنے سفر نامہ

---

[2]. The Mahabharata of Vyasa, Transcreated from Sanskrit by P. Lal ؛310 [جلد1، ص۔
جلد2، ص۔144؛ جلد2، ص۔242؛ جلد2، ص۔318؛ جلد2، ص۔370؛ جلد3، ص۔242؛ جلد3، ص۔804؛ جلد5۔
؛ جلد7، ص۔59؛ جلد7، ص۔112؛ جلد7، صجلد7، 763ص۔20؛ جلد6، ص۔365؛ جلد6، ص۔368؛ جلد6، ص۔
ص۔412؛ جلد7، ص۔566؛ جلد7، ص۔581؛ جلد7، ص۔631؛ جلد8، ص۔1014، 1015]
ہندوستانی محکمہ آثار قدیمہ یہ دعوی بھی کرتا ہے کہ مہابھارت پندرہ سے دوہزار قبل مسیح کے دور میں تصنیف کی گئی نہ کہ نو سو یا ایک ہزار قبل مسیح میں (رازول)۔

Travels in the Himalayas میں ان قبائل کو دَارڈُو (Dardu) کے نام اور چلاس کو دَارڈُو چلاس مُلک کا نام دیا ہے۔ Vigne (1842) نے بھی اپنے سفر نامے Travels in Kashmir جلد اوّل، صفحہ 300 میں ان قبائل کو Dardu اور علاقے کو Dardu Country کے نام سے یاد کیا ہے۔ Schomberg (1853) نے اپنی کتاب Travels in India and Kashmir جلد اوّل و دوئم میں اور Knight (1893) نے اپنی کتاب Where Three Empires Meet کے صفحہ 104 پر ان قبائل کو Dard کے نام سے موسوم کیا ہے۔ Neva (1915) نے اپنی کتاب Beyond the Pir Punjal میں ان قبائل کو Dard کا نام دیا ہے۔ ان کے بعد آنے والے دوسرے نامور اور مستند محققین اور مورخین جن میں فریڈرک ڈریو (1875)، جان بڈلف (1880)، راورٹی (1881)، لٹنر (1893)، اوسکر (1896)، روبرٹسن (1899)، گریرسن (1906، 1908، 1927، 1928)، Francke(1907)، بیلی (1915)، مورگنسٹرن، (1927)، لاریمر (1935)، اورل سٹین (1930، 1933) ,، ٹوچی (1963)، ڈاکٹر کارل یٹمار (1986، 1980، 1989) اور احمد حسن دانی (1989) نے اپنی مختلف کُتب میں جگہ جگہ ان قبائل کے لیے دارد، داردی، دراڈُو اور داردک کا نام استعمال کیا ہے۔ یہ نام عمومی طور پر اُن قبائل کے لیے ایک مشترکہ نام ہے جو کُشن گنگا سے ہندوکُش تک پھیلے ہوئے پہاڑی علاقوں یا دڑوں میں آباد اور مختلف داردی زبانیں بولتے ہیں تاہم ان میں بلتی اور بروشسکی بولنے والے شامل نہیں۔ مہابھارت میں دَرَادا (دارد) لوگوں کے کثرت ذکر سے ایک بات یہ بھی واضح اور ثابت ہوتی ہے کہ شینا اور داردی زبانیں برصغیر کی دوسری پراکرتوں سے قدیم ہیں کیوں کہ برصغیر میں پراکرتوں کا دور کافی بعد میں شروع ہوتا ہے جب کہ داردی مہابھارت کے دور میں اپنی الگ نسبی و لسانی شناخت کے حامل تھے۔ داردوں کے متعلق چترال کے معروف محقق جناب ممتاز حسین[3] کا کہنا ہے کہ:

---

[3] ممتاز حسین، داردی لوگوں کی کہانی۔

لسانیاتی اور بشریاتی تحقیقات سے یہ امر تقریباً ثابت شدہ ہے کہ داردی لوگ انڈو آرئین لہر کی ایک شاخ ہیں جو بڑی لہر سے الگ ہو کر شمال میں ہندوکش کے دامن کی طرف مڑ گئی تھی۔ یہ لوگ اس علاقے میں آباد ہو گئے جسے گندھارا کہا جاتا ہے یعنی پھوٹوہار، ہزارہ اور دریائے کابل کی وادی بشمول وادئی پشاور، ننگرہار اور کابل۔ ان کی کچھ تعداد ابتدائی زمانے ہی میں ہندوکش کی وادیوں میں نفوذ کر گئی تھی۔ اس بات کا ثبوت جدید آرکیالوجیکل تحقیقات سے ہوتی ہے جن کے مطابق چترال کے بالائی ودیوں سے لیکر پھوٹوہار تک ایک ہی تہذیب سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد تھے۔ اس تہذیب کے آثار بیشتر قبروں کی صورت میں ملتے ہیں اس لیے اس تہذیب کو Gandhara Grave Culture کا نام دیا گیا ہے۔

اندازہ ہے کہ گندھارا تہذیب کے عروج کے زمانے میں اس علاقے کی آبادی کی اکثریت داردی نسل پر مشتمل تھی۔ اس زمانے میں بدھ مت اس علاقے کا غالب مذہب تھا۔ مذہبی اثرات کے تحت سنسکرت علاقے کی علمی زبان تھی اور لکھنے پڑھنے کا کام اسی زبان میں ہوتا تھا۔ تاہم بول چال کے لیے داردی لوگوں کی اپنی زبانیں استعمال ہوتی تھیں۔ یہ گندھارا تہذیب کا زمانہ داردی لوگوں کا زریں عہد تھا اور یہ علاقہ دنیا کے متمدن ترین خطوں میں شمار ہوتا تھا۔ (ممتاز حسین، **لوگوں کی کہانی (Dardic) داردی)**۔

آثار قدیمہ

پاکستان کے شمال میں پچاس ہزار سال تا پندرہ ہزار سال قبل وسطی حجری دور کا انسان ان علاقوں میں رہتا تھا۔ تین ہزار سال قبل مسیح میں ان علاقوں میں جنگلی بکروں اور چٹانی اشکال سے سادہ شکاری انسان کے دور کا آغاز ہوا۔ شمالی پاکستان میں چلاس، تھلپن، دَدَم داس اور شتیال میں پائی گئی قبل از تاریخ کی چٹانی اشکال میں انسان کی سادہ شکلیں، پاؤں، ہاتھ اور بعض حیواناتی اشکال پائی گئی یں۔ ماہرین آثار قدیمہ

کے مطابق ان چٹانی اشکال کی سائبیریا کے تین ہزار سال قبل کی Okenev ثقافت سے کافی مشابہت پائی جاتی ہے[4]۔

محقق رشید اختر ندوی[5] کا کہنا ہے کہ شمالی پاکستان کی قدیم چٹانی اشکال یا تصویری رسم الخط کی کُھدائی بہت کہنہ ہے جو وادی ژوب کے آخری حجری دور سے بے حد مشابہ ہے۔ ان علاقوں سے دریافت ہونے والے آثار قدیمہ میں مُٹھ دار کلہاڑے، جانوروں کے بعض مُجسمے، دیگیں، تانبے و کانسی کے کلہاڑے، چھٹے، چمچوں کی ساخت و بناوٹ، وضع اور نوعیت موہنجو داڑو اور وادی ژوب کے کلہاڑوں اور اس عہد کی ہے جو تین ہزار سے چار ہزار سال قبل مسیح کا دور تھا۔ گویا شمالی پاکستان میں بھی موہنجو داڑو اور وادی ژوب کے عہد سے ملتی جلتی ایک دارد تہذیب موجود تھی۔

اس علاقے میں بدھ مت سے متعلق بے شمار چٹانی کندہ آثار پائے جاتے ہیں جو سوات سے انڈس کوہستان، گلگت، بلتستان اور لداخ تک پائے جاتے ہیں[6]۔

لداخ کے بعض مقامات سے پتھر کے قدیم دور اور نئے دور کے پتھروں کے کلہاڑے دستیاب ہوئے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس علاقے میں بھی قبل از تاریخ کے انسان آباد تھے۔ یہاں قبل از تاریخ کے انسانوں کے رہنے کے کئی غار بھی دریافت ہوئے ہیں۔ لداخ میں قدیم دور کی قبریں بھی دریافت ہوئی ہیں۔ ان قبروں سے ملنی والی انسانی کھوپڑیاں ڈھائی ہزار سال قدیم بتائی جاتی ہیں۔
(عبدالغنی شیخ، 2005، ص 21، 22)

لیہہ سے سو کلومیٹر دور دریافت ہونے والے ایک چولہے کی راکھ کے نمونے اور اس کے ریڈیو کاربن لیباٹری تجزیہ سے دریافت ہوا کہ یہ چولہا 6500 سال پرانا اور وادی سندھ کی تہذیب سے دو ہزار سال

---

[4] Ditte Bandini-Koning, Martin Bemmann, Harald Hauptmann, 1997. Rock Art in the Upper Indus Valley, (P-52)

[5] رشید اختر ندوی' 1990۔ "شمالی پاکستان" سنگ میل پبلی کیشنز' لاہور

[6] تفصیل کے لیے دیکھیں راقم کا مضمون شمالی پاکستان کے آثار قدیمہ مطبوعہ سربلند، 2021

قدیم ہے۔ اس کے علاوہ ان علاقوں میں قدیم غار بھی دریافت ہوئے ہیں جو چار ہزار سال پرانے بتائے جاتے ہیں۔ اسی طرح رونگ کے ایک علاقہ سے پرانی قبریں بھی دریافت ہوئی ہیں۔ ان قبروں میں بیس بیس کھوپڑیوں کی موجودگی بتائی گئی ہے۔ محقق فرانکی کا کہنا ہے کہ قبریں دارددوں کی ہیں اور دریافت ہونے والی کھوپڑیاں ڈھائی ہزار سال پرانی ہیں[7]۔ قدیم دارد لوگ اپنے مُردوں کے ساتھ ان کی پوشاک، زیورات اور برتن بھی دفناتے تھے۔ لداخ کا قدیم مذہب بون تھا۔ اس مذہب کی ابتدا ایران سے ہوئی۔ یہ پارسیوں کا ایک ذیلی فرقہ تھا۔ ایرانی 5ویں صدی قبل مسیح تبت آئے تھے۔ بون مذہب میں آئی بیکس کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔

لداخ کے بروقپا[8] لوگ

Tashi Namgail نے اپنی کتاب History and Culture of Dard People of Ladakh میں کہا ہے کہ لداخ کی طرف دارد بروقپالوگوں کی ہجرت دوسری صدی قبل مسیح میں جنوب کی طرف سے شروع ہوئی اور یہاں پہنچنے والے بروقپالوگوں نے لداخ کے زیریں علاقے کو اپنی آبادکاری کے لیے منتخب کیا۔ اس علاقے میں ان کی ہجرت 15ویں صدی عیسوی تک جاری رہی۔
میرے خیال میں Tashi Namgail کا کہنا کہ یہ لوگ دوسری صدی قبل مسیح کے زمانے میں لداخ میں داخل ہوئے شاید درست نہ ہو بلکہ دوسری پہلی عیسوی کا زمانہ کہا جانا زیادہ مناسب ہو گا اور یہ نقل مکانی دوسری عیسوی سے 17ویں عیسوی تک جاری رہی ہے۔ دوسرا یہ کی بروقپالوگ لداخ میں شمال مغرب یعنی گلگت بلتستان سے داخل ہوئے نہ کہ جنوب سے یعنی ہماچل پردیش پنجاب سے۔

---

[7] عبدالغنی شیخ، 2005، ص:22، 24

[8] بروکپا کی اصطلاح لداخ اور پاکستان کے علاوہ اروناچل پردیش کے اضلاع کیانگ اور توانگ کے خانہ بدوش قبائل کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ اصطلاح بھوٹان کے ضلع تریشیگانگ کے ایک قبیلے کو اس کی زبان کو بروکپا بولی کہا جاتا ہے۔ (رازول)

لداخ کے بروقپالوگوں کانسبی ولسانی تعلق گلگت کے قدیم دارد شین آریائی لوگوں سے ہے۔ لداخ میں داہ سے لے کر چلیچپن تک جتنے بھی بروقپالوگ پائے جاتے ہیں ان کی اکثریت غیر مسلم ہے تاہم یہاں کم تعداد میں مسلم بروقپا بھی پائے جاتے ہیں۔ لائین آف کنٹرول سے پاکستان کی طرف آباد بروقپا اپنا قدیم مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔

لداخ کے بروقپا اپنے مخصوص لباس اور قدیم روایات کو اپنائے ہوئے ہندوکُش کے کالاش لوگوں کی طرح اپنے آپ کو خالص آریائی نسل قرار دیتے ہیں۔ بروقپا خواتین کا مخصوص بھاری بھرکم لباس، چاندی کے زیورات، موتیوں کی بھاری مالائیں , سیپیوں کا استعمال اور سر پر سجائے ہوئے پھولوں کے اونچے گچھے خاص اہمیت کے حامل سمجھے جاتے ہیں اور یہی مماثلت ہمیں کالاش خواتین میں بھی نظر آتی ہے۔ بروقپا مرد اور خواتین اپنا مخصوص لباس صرف تہواروں اور خاص مواقعوں کے دوران پہنتے ہیں اور عام دنوں میں سادہ اور عام لباس پہنا جاتا ہے۔

قدیم دور میں پورے بلتستان میں شینا اور بروشسکی بولنے والے لوگ آباد تھے اور منگول نسل کی تبتی شاخ سے تعلق رکھنے والے بلتی لوگ ان کے بعد بلتستان میں وارد ہوئے۔ ماہر لسانیات گریرسن کے مطابق قدیم دور میں شینا زبان تبت تک پھیلی ہوئی تھی [9] (جس میں شینا اور بروشسکی شامل ہے)۔

بلتستان کے بلتی لوگوں اور بلتی زبان کے چاروں بیرونی اطراف میں شین دارد لوگ پائے جاتے ہیں اور شینا یا بروقپا زبان بولی جاتی ہے اور بلتی اس کے وسط میں آباد ہیں۔

آثار قدیمہ کی باقیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں بروقپا حکمرانوں کا بھی ایک خاص دور رہا ہے[10]۔ بقول Francke (1907) خلتسے کے مقام پر دریائے سندھ کے کنارے دارد بادشاہوں کے خاندان کا ایک قلعہ تھا جس کا آخری شین دارد بادشاہ شیر نگما گیاشن تھا۔ اسی طرح ایک اور شین

9 گریرسن، ہندوستان کا لسانیاتی جائزہ

10 A. H. Francke, 1907. History of Western Tibet. Reprinted as Baltistan and Ladakh, 1986 by Lok Virsa, Islamabad

دارد بادشاہ ٹھاٹھاخان کے قلعے کا کارگل میں چکتن کے علاقے میں ذکر ملتا ہے جس کی تعمیر کا آغاز اُنہوں نے آٹھویں صدی عیسوی میں شروع کروایا تھا۔

838 عیسوی سے پہلے بلتستان تبت سے منسلک ایک صوبہ تھا [[11]]۔ تبت کے آخری مقتول حکمران خلنگ دھرما کے بعد بلتستان تبت سے الگ ہو گیا اور یہاں مقامی سطح پر علاقائی ریاستیں وجود میں آئیں۔ 1947ء کے زمانے تک موجودہ پاکستانی اور ہندوستانی دارد برو قپالوگوں کا آپس میں آزادانہ رابطہ اور آنا جانا تھا، ان میں رسم ورواج، ثقافت اور مضبوط لسانی ہم آہنگی قائم تھی اور مشہور بونونا تہوار سالانہ طور پر باری باری مناتے تھے لیکن اس کے بعد ان کا باہمی سماجی اور لسانی رابطہ منقطع ہو گیا۔

لسانی بنیادوں پر کہا جا سکتا ہے کہ برو قپا دارد لوگ پہلی صدی عیسوی کے بعد مختلف گروہوں اور اوقات میں مرول سے داہ ہنو لداخ تک پہنچے۔ یہی دور مون لوگوں کا بھی ہے جو ہماچل پردیش سے بلتستان اور ان علاقوں تک پہنچے اور برو قپالوگوں کے آس پاس آباد ہوئے۔ مون لوگ بنیادی طور پر موسیقار اور ترکھان تھے۔

لداخ، کارگل اور دراس کے داردلوگوں کی ہجرت ایک ہی دور، ایک ہی جگہ یا ایک ہی راستہ سے نہیں ہوئی۔ ان لوگوں نے بروشال، گلگت اور چلاس کے مختلف علاقوں سے نقل مکانی کی۔ بلتستان، کارگل اور دراس کی طرف شین لوگوں کی نقل مکانی 17 ویں صدی عیسوی تک وقفے وقفے سے جاری رہی۔ بلتستان کے حکمران علی شیر خان انچن نے بعض حساس علاقوں کے دفاع کے لیے چلاس اور داریل تانگر سے کئی شین دارد لوگوں کو لے جا کر بلتستان میں آباد کیا اور کئی شین لوگ دشمنی یا معاشی تنگی کی وجہ سے بلتستان کی طرف منتقل ہوئے۔

بروقسکت زبان

[11] حسن حسرت، 2004۔ پاکستان کا ثقافتی انسائیکلو پیڈیا شمالی علاقہ جات۔

بروقسکت زبان ہند آریائی لسانی گروہ کی ذیلی شاخ داردی سے تعلق رکھتی ہے جو شینا زبان سے ماخذ ایک بدلی ہوئی زبان ہے۔ بروقسکت، اُشوجو، کلکوٹی، پالُولا، ساوی اور کنڈل شاہی زبانیں جو صدیوں قبل مرکزی شینا زبان سے الگ ہوئیں آج اپنی انفرادی شناخت قائم کر چکی ہیں۔ ان میں بروقسکت سب سے پہلے مرکزی شینا زبان سے الگ ہوئی۔ بروقسکت زبان میں اتنی لسانی تبدیلی آچکی ہے کہ اسے دوسرے شینا لہجوں والے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ ہندوستانی حصے میں کسی حد تک اس زبان پر بعض مقامی لوگوں نے تحقیقی کام کیا ہے جن میں راما سوامی، سوانگ گیلسن، عارف لداخی اور مختار زاہد کرکتی شامل ہیں تاہم پاکستانی علاقے میں بروقسکت زبان اور تاریخ و ثقافت پر کام کرنے والوں میں صرف دو محققین شامل ہیں جن کے نام جناب عاشق فراز اور جناب محمد قاسم آریان ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ دارد بروقپالوگ دوسری پہلی عیسوی کے درمیان بروشال سے نقل مکانی کے بعد گلگت بلتستان سے ہوتے ہوئے گنُوخ اور اس کے مضافات کے علاوہ لداخ تک پہنچے اور وہاں آباد ہوئے تاہم لداخ کے بروقپا داردوں پر تحقیق کرنے والے ایک محقق جناب A. H. Francke کا کہنا ہے کہ بروقسکت اور عام شینا زبان میں جتنا لسانی تغیّر اور بُعد پیدا ہو چکا ہے اس کی بنیاد پر بروقپالوگوں کی نقل مکانی کافی قدیم معلوم ہوتی ہے۔

معروف محقق جناب Anton Kogan [12] نے اپنے ایک تحقیق مقالے میں تبتی بولیوں یا زبانوں پر داردی اور بروشسکی زبانوں کے اثرات کے حوالے سے اپنے ایک تحقیقی مقالے میں لکھا ہے کہ:

"بروقسکت پہلی صدی عیسوی کے زمانے میں مرکزی شینا سے الگ ہوئی۔ لداخ کے تبت سے پہلے کے باشندے جدید بروکپا لوگوں کے آباؤ اجداد تھے۔ لیکن کیا واقعی اس کا مطلب یہ ہے کہ علاقے میں داردک نسلی اور لسانی ذیلی سطح کا مسئلہ اب مزید متعلقہ نہیں رہا؟ اس سوال کا جواب نفی میں دینے کی کچھ

[12] *Anton Kogan,* On possible Dardic and Burushaski influence on some Northwestern Tibetan dialects. Institute of Oriental Studies, Russian Academy of Sciences, Moscow

وجوہات ہیں۔ فرانکی کی رہنمائی میں کی گئی آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ تبتیوں کے پھیلاؤ سے پہلے، لداخ میں قفقاز (کاکیشین) نسل سے تعلق رکھنے والے اور کچھ ثقافتی خصلتوں کے حامل افراد کی آبادی تھی، جیسے تدفین کے طریقے، داردک اور بروشسکی بولنے والوں کی طرح"۔

بروقسکت زبان کی ایک خوبی یہ بھی کہ اس میں دو اور تین مصمّتی خوشے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بقول راماسوامی بروقپاز زبان میں یک رُکنی سے سات رُکنی سلیبلز کے الفاظ پائے جاتے ہیں تاہم دو رکنی سلیبلز کی تعداد زیادہ پائی جاتی ہے۔

چوں کہ بروقپالوگوں نے بروشال کے جغرافیہ سے نقل مکانی کی تھی اس لیے ان کی بروقسکت زبان پر لازماً کچھ نہ کچھ بروشسکی زبان کا اثر بھی رہا ہو گا جیسا کہ اس کے مصادر کا اختتام عام طور پر /س/ پر ہوتا ہے۔

بروقسکت زبان میں موجودہ شینا زبان، مشترکہ داردی زبانوں، پروٹو داردی اور قدیم، وسطی اور جدید سنسکرت کے بہت سے الفاظ پائے جاتے ہیں تاہم اب اس میں تبتی اور بلتی زبان کے بے شمار الفاظ بھی داخل ہو چکے ہیں۔

بروقسکت زبان میں وہ تمام اضافی مُصمّتی آوازیں/ چ، چھ، خ، څھ، ڗ، ښ، ݨ/پائی جاتی ہیں جو دیگر داردی یا شینا زبان میں موجود ہیں۔ اس زبان کے مقامی الفاظ میں /ج/ کی آواز زیادہ تر /ژ/ سے بدل جاتی ہے۔ اضافی طور پر اس زبان کے اپنے الفاظ میں /خ،غ،ق/ کی آوازیں بھی پائی جاتی ہیں جو کہ دراسی یا گلگتی شینا میں ناپید ہیں لیکن شینا کوہستانی اور ہنزہ کی شینا میں پائی جاتی ہیں۔ غالب امکان ہے کہ یہ ایریل فیچر کی دین ہے۔

بروقسکت یادارد آریا؟

آج تک جتنی بھی لسانی تحقیقات ہوئیں ہیں ان میں تمام محققین نے یہ تصدیق کی ہے کہ بروقسکت کا تعلق شینا زبان سے ہے اور شینا سے کٹ کر یا الگ سے اس کی کوئی لسانی شناخت نہیں۔ بروقسکت اُن دارد شِین لوگوں کی زبان ہے جو صدیوں پہلے گلگت بلتستان سے ہجرت کے بعد کھرمنگ اور لداخ تک پہنچے اور ان علاوں کو آباد کیا۔ اس کے برعکس لداخ کے بعض لوگ سیاسی اور انتظامی بُغض کے باعث بروقسکت اور شینا کی لسانی نسبت کو مسترد کرتے ہوئے اسے "درد آریا" کا نیا نام دینے کی کوشش کر رہے ہیں جو ایک نئی اختراح ہے۔ داردوں اور داردی زبانوں کی اپنی ایک شاندار تاریخ رہی ہے۔ بروقسکت کو شینا ماخذ سے کاٹ کر اور اسے غیر شینا قرار دے کر اسے کبھی بھی معدوم ہونے سے نہیں بچایا جاسکتا۔ بروقسکت کو شینا زبان کے تیس لاکھ کے دھارے سے کاٹ کر چار پانچ ہزار کی "دارد آریا" زبان کا نیا نام دینا کوئی معقول جواز نہیں البتہ یہ ایک سیاسی اور انتظامی چال ہے جو بروقپا اور بروقسکت کی اصل تاریخ اور حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔

بروقسکت زبان پر مذہبی اثرات

لداخ سے کھرمنگ تک دریائے سندھ کے کناروں پر آباد بروقپالوگوں اور ان کے ارد گرد کے علاقوں میں پائے جانے والے دوسرے لوگ مختلف مذاہب اور مسالک کے پیروکار ہیں اور اس کے مذہبی اثرات بروقپالوگوں پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔ بروقپالوگوں کا قدیم مذہب داردی تھا اور یہ لوگ لداخ تک پھیلے ہوئے تھے۔ تبتی حکومتی عمل دخل کے باعث ان پر بودھی مذہبی اثرات غالب آنا شروع ہوئے اور اس کے بعد اسلام۔ اس طرح کئی بروقپالوگوں نے اسلام قبول کیا کئی نے بودھی مذہب اور کئی نے اپنے قدیم مذہب میں رہتے ہوئے نئے نظریات بھی قبول کیے۔ اس طرح ان کی زبانوں میں مذہبی تعلیمات، عبادات اور عصری تعلیم، سماجی روابط اور ثقافتی میل ملاپ، ذرائع ابلاغ کے اثرات، جدید معاشی اور زرعی سرگرمیاں، ہمسایہ زبانوں کے اثرات جن میں تبتی، بلتی، پُرگی، عربی، فارسی اور اردو شامل ہے کے بے شمار الفاظ اب بروقسکت زبان کا حصہ بن گئے ہیں اور ان کی خالص بروقسکت زبان

تیزی کے ساتھ شینازبان سے دُور ہوتی گئی ہے۔بروقسکت کے سرمایہ الفاظ میں ایک بڑاحصہ شینازبان کا ہے۔جناب مختار زاہد کا کہنا ہے کہ بروقسکت میں ایسے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں جن کاماخذنامعلوم ہے۔

بروقسکت اور شینازبان

بروقسکت زبان کا پس منظر جاننے کے ضروری ہے کہ شِینازبان کا پس منظر سمجھا جائے جوکہ بروقسکت کی اصل جڑ ہے۔ سلسلہ ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش کے پھیلے ہوئے بالائی پہاڑی سلسلوں میں لداخی، پُرگی، بلتی،ڈُوماکی،بروشسکی،وخی اور یدغہ کے علاوہ بعض مقامات پر سریقولی،مُڈکلشٹی،مُنجی،کرغزی،اور سونی وار، گوجری،ہندکو اور پشتو بولنے والے بھی پائے جاتے ہیں۔ متزکرہ زبانوں کے علاوہ اس خطے میں ایک بڑی تعداد ہند آریائی زبانوں کے شمال مغربی لسانی گروہ کی ذیلی داردی شاخ کی کم و بیش 28 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں جن کے چھ تحتانی لسانی گروہ پائے جاتے ہیں۔ اس خطے کی سب سے قدیم زبان بروشسکی ہے جو دنیا کی ایک تنہازبان ہے جس کا کسی بھی دوسری زبان سے لسانی تعلق تاحال ثابت نہیں ہوا۔شِینا ایک اہم داردی زبان ہے۔

داردی زبانیں اپنی لِسانی قدامت کے اعتبار سے پاکستان میں اہم زبانیں سمجھی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر Sarvepalli[13]کا کہناہے کہ:

The above Indo-Aryan languages and dialects all go back to the speech of the period of the Rg-Veda as their ultimate source. Side by side with these, there is another group of Aryan speeches which is slightly different from the Vedic. These are the Dardic speeches like Kashmiri, Shina, Bashgali, Pashai, Wai-ala, etc. The ancient Aryan

[13] *DR. Sarvepalli, Cultural heritage of India, P- 55*۔

speech, the source of both the Vedic and the Avestic languages, modified itself into three distinct groups:

(1) Indo-Aryan, which came into India and developed there;

(2) Iranian, the form it took up in Iran;

(3) Dardic, current in the extreme north-west frontier

ماضی بعید میں شینااور دوسری داردی زبانیں ایک بڑے اور وسیع جغرافیائی رقبے پر پھیلی ہوئیں تھیں اور ان کے لسانی اثرات تبت، لداخ، بلوچستان، سندھ، پنجاب، گندھارااور وزیرستان تک پھیلے ہوئے تھے۔ داردی قبائل ایک عظیم تہذیب اور لسانی تاریخ کے حامل رہے ہیں۔

داردی زبانوں کے لسانی اثرات

داردی زبانیں ماضی بعید میں ایک بڑے لسانی جغرافیہ پر پھیلی ہوئی زبانیں مانی جاتی ہیں۔ ان زبانوں میں ایک اہم زبان شینا داردی ہے جو آج کل انڈس کوہستان، گلگت بلتستان، نیلم وادی، لداخ اور مقبوضہ کشمیر کے بعض علاقوں (کرگل، دراس، گریز) میں میں بولی جاتی ہے۔

ماہر لسانیات گریرسن کی ہندوستانی زبانوں کی لسانی تحقیقات کے مطابق شینا داردی زبان نے ایک دور میں یہاں بلتستان اور مغربی تبت تک کا احاطہ کیا ہوا تھا، جہاں اب تبتی برمن زبانیں بولی جاتی ہیں۔ گریرسن نے زبان دانی، الفاظ اور Philology کی بنیاد پر کہاہے کہ شینا دارد زبان نے اپنے عروج کے دور میں قدیم گندھارا، پنجابی اور لہندا کے تقریباً سبھی علاقوں بلکہ پورے پنجاب کا احاطہ کیا ہوا تھا کیوں کہ اس صوبے کی موجودہ زبانوں میں اب بھی پہلے دور کی داردی زبان کے لسانی نشانات، اثرات اور عنصر نظر آتا ہے۔ جنوبی خطے کا پہاڑی علاقہ جہاں اب کھیتران قوم آباد ہے اور جہاں کیتھرانی زبان بولی جاتی ہے یہ زبان بھی داردی لسانی اثرات کی حامل ایک مخلوط شکل کی مرکب زبان نظر آتی ہے۔اس

سے آگے مزید جنوب میں واقع سرائیکی اور سندھی زبان پر بھی داردی زبان نے اپنے گہرے لسانی نقوش اور اثرات چھوڑے ہیں جن کا اعتراف ڈاکٹر غلام علی الانا اور ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ(2009) نے اپنی کُتب اور تحقیقی مقالات میں کیا ہے۔ شمال کی طرف چمبہ سے نیپال تک نچلے ہمالیہ کی دوسری ہند آریائی زبانیں بھی داردی زبان کے واضح اثرات ظاہر کرتی ہیں۔"کھاسا" جو ایک شین داردی قبیلہ تھا اس نے اس راستے کی گزر گاہوں پر ایک دور میں قبضہ کیا ہوا تھا اور یہاں کی زبانوں کو متاثر کیا ہے۔اسی طرح مغربی وسطی ہندوستان کی بھیل زبانوں (دراوڑی سے پہلے کی ایک مُنڈا زبان) میں اور جنوب کی طرف گوا کے کونکانی مراٹھی میں بھی ایسی "آوارہ لسانی خصوصیات" پائی جاتی ہیں جن کو لسانی طور سمجھنے اور لسانی تفہیم و محاسبہ کے لیے ابتدائی داردی لسانی اثر کو قبول یا تسلیم کیے بغیر ممکن نہیں [14]۔
داردی زبانوں کی لسانی گروہ بندی کے متعلق ماہر لسانیات گریرسن کا کہنا ہے کہ:

It has been previously pointed out that the Dardic or Pisacha languages occupy a position intermediate between the Sanskritic languages of India proper and the Eranian languages farther to their west. They thus possess many features that are common to them and to the Sanskritic language[15].

جناب گریرسن کا کہنا ہے کہ سنسکرت میں جان بوجھ کر ایسے بے شمار دوسری پراکرتوں کے الفاظ داخل کیے گئے ہیں جنہیں سنسکرت کے قواعد دان ویدک سنسکرت میں انہیں تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔
سنسکرت الفاظ کے متعلق اُن کا کہنا ہے کہ: Classical Sanskrit, also derived from one of the Primary Prakrit dialects, but fixed in its existing form by the

14 گریرسن، ہندوستان کا لسانیاتی مطالعہ / سروے، جلد 1، صفحہ 109۔

15 Linguistic Survey of India,Vol-8, P-241۔

labors of grammarians—that may be said to have culminated in the work of the famous Panini in about the fourth century B. c. This sacred language, jealously preserved by the Brahmans in their schools, had all the prestige that religion and leaning could give it. It borrowed freely from the Secondary Prakrits, and they in turn borrowed freely from it, and, as at the present day, the more highly educated Prakrit-speaking population freely interlarded their conversation with Sanskrit words. These words, once borrowed, suffered a fate similar to that of the ancient Primary Prakrit words which came down to them by direct descent. They became distorted in the mouths of the speakers, and finally became Prakrit in form, though not by right of origin[16].

It included all words which the grammarians were unable to refer to Classical Sanskrit as their origin. Many such words were included in this group simply through the ignorance of the writers who catalogued them.

چترال سے تعلق رکھنے والے نامور محقق جناب ممتاز حسین داردی لوگوں کے متعلق اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں کہ:

[16] Grierson, LSI, Vol-1, P-127

"گندھارا تہذیب کے عروج کے زمانے میں اس علاقے کی آبادی کی اکثریت داردی نسل پر مشتمل تھی۔ اس زمانے میں بدھ مت اس علاقے کا غالب مذہب تھا۔ مذہبی اثرات کے تحت سنسکرت علاقے کی علمی زبان تھی اور لکھنے پڑھنے کا کام اسی زبان میں ہوتا تھا۔ تاہم بول چال کے لیے داردی لوگوں کی اپنی زبانیں استعمال ہوتی تھیں۔ یہ گندھارا تہذیب کا زمانہ داردی لوگوں کا زریں عہد تھا اور یہ علاقہ دنیا کے متمدن ترین خطوں میں شمار ہوتا تھا"۔

قدیم گندھارا کے علاقوں میں جب حملہ آوروں کا زور بڑھنے لگا تو شینا اور داردی زبانیں بولنے والے قبائل مزید شُمال کی جانب دھکیلے گے اور انہوں نے شمال میں پہلے سے آباد قبیلوں کو مغلوب بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ شینا زُبان بولنے والے مختلف چھوٹے قبیلائی گروہ انڈس کوہستان، چھلاس اور گلگت سے بلتستان، گُریز، دراس اور لداخ کی جانب بڑھے اور وہاں آباد ہوئے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی شینا بولنے والے قبیلے بالائی ہزارہ (پکھلی) سے مظفر آباد کے راستے کشمیر اور ہندوستان کے بعض علاقوں تک پہنچے ہوں۔(رازول،1998)

شینا زُبان

شینا زُبان ایک ہند آریائی داردی زُبان ہے جو ہند آریائی لسانی گروہ کی شمال مشرقی ذیلی لسانی گروہ کی داردی لسانی شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ داردی لسانی گروہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ گروہ اپنے مرکز (وسط ایشیاء) سے اُس وقت علیحدہ ہوا یا برصغیر کی طرف ہجرت کی جب ویدی اور اوستا بولنے والے ابھی ایران میں کوئی مشترکہ زبان بول رہے تھے اور انہوں نے برصغیر کی طرف نقل مکانی شروع نہیں کی تھی۔ زیادہ تر مورخین کا خیال ہے کہ شینا زبان اور دوسری داردی زبانوں والے قدیم آریائی طائفوں نے دو سے اڑھائی ہزار سال قبل مسیح کے دوران مختلف گروہوں میں کاکیشیا سے برصغیر کی طرف ہجرت شروع کی اور مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے یہاں تک پہنچے۔ دُنیا کی اکثر قومیں جو آریائی لسانی گروہ

سے تعلق رکھتی ہیں انہوں نے وسط ایشیاء یعنی کا کیشین علاقوں سے ہجرت کی اور یہ دنیا کہ سب سے بڑی انسانی ہجرت تھی جو 4500 سال ق م میں شروع ہوئی اور 500 سال ق م تک جاری رہی۔ یورپ تک پہنچنے والی اقوام کا شمار انہی میں ہوتا ہے۔

مشکل جغرافیائی علاقوں کے باعث داردی زبانیں بولنے والے ایک طویل عرصہ تک زیریں علاقوں کے لسانی گروہوں سے کٹے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ داردی زبانیں دوسری پاکستانی زبانوں سے قدرے مختلف ہیں۔

شینا زُبان کم و بیش پانچ ہزار قبل مسیح کی ایک قدیم داردی زبان سمجھی جاتی ہے[17]۔ شینا اور داردی زبانوں میں وہ صرفی، نحوی اور فونیائی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو پاکستان کی زیادہ تر دوسری زبانوں میں ناپید ہو چکی ہیں۔ داردی زبانوں میں فعلی صرفیے افعال میں جُڑے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ شینا زبان کو ایک تانی زبان بھی کہا جاتا ہے جس کے سُر اور تان کے مدوجزر سے الفاظ میں معنوی امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ شینا زُبان کے ماہر جناب شکیل احمد شکیل [18] کا کہنا ہے کہ "شینا پروٹو کلاسک آریائی زبان ہے جس کی ابتدا کاکیشیا کے میدانوں اور وادیوں میں ہوئی اور یہ زبان پانچ ہزار سال قدیم ہے"۔

شینا زبان کا موجودہ لسانی ماحول

شینا زبان کا موجودہ لسانی جغرافیہ اس کے قدیم لسانی جغرافیہ سے کئی گُنا زیادہ سُکڑا ہوا ہے۔ موجودہ دور میں شینا زبان سلسلہ ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکُش کے ایک وسیع لسانی جغرافیہ کے کئی مقامات پر بولی جاتی ہے جو جموں کشمیر میں گریز، دراس، بٹالک، لداخ، آزاد کشمیر کی نیلم وادی میں تاؤ بَٹ اور پُھلوائی، پاکستان میں پورے ضلع دیامر چلاس، نصف سے زائد گلگت کے حصّے، اسکردو کے کئی

17 محمد امین ضیا، 1986۔ شینا قاعدہ اور گرائمر

18 شکیل احمد شکیل، 2021۔ شینا زبان کا ارتقا مطبوعہ سربلند، ایڈیٹر زُبیر توروالی، ادارہ برائے تعلیم وترقی، بحرین

مقامات، ضلع غذر کے اکثر علاقے، ضلع اپر کوہستان کے نصف حصّے اور ضلع کولئی پالس کوہستان کے تمام ضلع میں بولی جاتی ہے۔ یہ موجودہ داردی زبانوں میں سب سے زیادہ بولنے والی زبان ہے۔ اس کے بولنے والوں کی بعض بستیاں اور آبادی آج کل اپنے موجودہ جغرافیہ سے باہر پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور آزاد کشمیر کے بعض دوسرے علاقوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

Shina is an Indo-Aryan language of the Dardic group, spoken in the Karakorams and the western Himalayas: Gilgit, Hunza, the Astor Valley, the Tangir-Darel Valleys, Chilas, and Indus Kohistan, as well as in the upper Neelam Valley and Dras. Outliers of Shina are found in Ladakh (Brokskat), Chitral (Palula), Kunar valley Afganistan (Savi), Swat (Ushojo; Bashir 2003: 878) and Dir (Kalkoti) [19].

شینا زبان کے موجودہ لسانی جغرافیہ میں بلتستان کے اردگرد بعض داردی اور دوسری ہند آریائی، ایرانی، تبتوبرمن (بلتی، پُرگی، لداخی)، گلگت اور غذر کے آس پاس بروشسکی، ڈوماکی، وخی، کھوار، ہندوستان کے زیرِ قبضہ علاقوں میں شینا اور بروقسکت کے اردگرد لداخی، تبتی، کشمیری، ہندی اور گوجری، انڈس کوہستان کے آس پاس داردی کوہستانی لسانی گروہ کی زبانیں، ضلع شانگلا اور سوات کی طرف پشتو، ہزارہ ڈویژن کی طرف پشتو، ہندکو / تنولی بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ شینا زبان کے وہ نئے میدانی یا شہری علاقے (پنجاب، خیبر پختونخواہ اور سندھ) جہاں 1930 کے بعد نئی بستیاں اور آبادیاں معرض وجود میں آئیں اور جہاں لاکھوں شینا بولنے والوں کی مستقل یا عارضی آبادیاں پائی جاتی ہیں ان کا کئی دوسری زبانوں سے لسانی رابطہ قائم ہے۔ ان میں ہندکو، گوجری، پشتو، پنجابی، پوٹھواری، پہاڑی، کشمیری، سندھی

[19] Razwal and Ruth Schmidt, 2006. *Shina in Contemporary Pakistan,* in Anju Saxena and Lars Borin, eds., Trends in Linguistics: *Lesser Known Languages of South Asia*. Berlin: Mouton de Guryter 2006.

اور اردو شامل ہے۔ شہری علاقوں میں آباد شینا بولنے والی نئی نسل کے لہجے میں بعض صوتی، صرفی اور لغوی تغیّر کے آثار نظر آرہے ہیں۔ موجودہ دور میں شینا زبان کے مختلف لہجوں کے اپنے اپنے جغرافیائی منطقوں میں بے شمار دوسری زبانوں کے ساتھ لسانی روابط ہیں۔ نظام تعلیم، دفاتر اور طبی مراکز وغیرہ میں اردو زبان کا رابطہ عام ہے جبکہ مذہبی تعلیم کے میدان میں عربی اور فارسی سے لسانی واسطہ ہے۔ ان علاقوں میں سماجی، ثقافتی، تجارتی، مذہبی، تعلیمی، ابلاغی، سیاسی اور لسانی روابط کے تحت مختلف زبانیں بولنے والے لوگوں کا ایک دوسرے سے روزمرہ واسطہ پڑتا ہے اور زبانوں کے کئی الفاظ کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اس طرح کئی مقامی الفاظ معدومی کی طرف اور کئی بیرونی الفاظ دخول کی طرف سفر کرتے رہتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے توسط سے نئے نئے الفاظ زبانوں میں داخل ہورہے ہیں۔ گھر، حجرہ اور بیاک کے ماحول میں جو روایتی گفتگو اور لوک دانش پر بات چیت کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا اب اس کی جگہ سوشل میڈیا نے لے لی ہے۔ مقامی زبانوں میں زرعی اوزار وزراعت، لباس، گھریلو اشیاء، موسیقی کے آلات اور روایتی دُھنیں، خوراک، ہتھیار اور نظام قرابت داری سے متعلق بعض قدیم الفاظ معدومی کا شکار ہیں اور نوجوان نسل اس قسم کے الفاظ سے بالکل آگاہ نہیں۔ اس کے باوجود ہم کہہ سکتے ہیں کہ شینا زبان کا لسانی ماحول کسی حد تک سازگار ہے اور وہ جنگ وجدل اور لشکر کشی اب نہیں جو ماضی بعید میں پائی جاتی تھی۔ اس زبان کو معدومی کا خطرہ نہیں، بولنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے اور زبان کی ترویج کا عمل جاری ہے۔ سوشل میڈیا کے بدولت مختلف لہجے بولنے والے آپس میں رابطہ میں ہیں اور ایک دوسرے کے لہجوں کے لغوی سرمایہ سے مستفید ہورہے ہیں جس سے شیناژبان میں اندرونی طور پر اس کے مختلف لہجوں میں ہم آہنگی اور لُغوی اضافہ ہورہا ہے۔ شاید تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ بروقسکت، گریزی، دراسی، استوری، گلگتی، چلاسی، پُنیالی اور شینا کوہستانی لہجے بولنے والے سوشل میڈیا کے توسط سے ایک دوسرے کے قریب ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے استفادہ حاصل کررہے ہیں۔ ان تمام مثبت باتوں کے علاوہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس زبان کا لوک ادب، فن داستان گوئی اور

لوک شعری اصناف و ادب سے اس کے بولنے والے دور ہو رہے ہیں اور اس کے اِحیاء کی طرف کوئی خاص توجہ اور عملی کوشش نظر نہیں آرہی۔

شینازبان کا لُغوی سرمایہ

شینازبان کے لُغوی سرمایہ الفاظ میں پروٹو داردی، بروشسکی، قدیم، وسطی اور جدید سنسکرت، اوستا اور جدید فارسی و پشتو، ہندکو اور عربی کے الفاظ بھی اپنی اصل شکل میں یا صوتی تغیّر کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ کم تعداد میں مُنڈا اور دراوڑی زبانوں کے بعض الفاظ کا سراغ بھی ملتا ہے[[20]]۔

شینابولنے والے

شینازبان بولنے والی بڑی اقوام میں شِین، یشکُن اور کمین اقوام سرفہرست شامل ہیں۔ شینا شِین لوگوں کی مادری زبان تھی اب یشکُن اور کمین لوگوں کی بھی مادری زبان بن چکی ہے۔ انڈس کوہستان اور گلگت بلتستان میں گبارہ اور چِھلِیس اقوام نے بھی شِینا زبان اپنا لی ہے جن کی اصل مادری زبان گباری اور چِھلِسیوَ ہے جس کے بولنے والے انڈس کوہستان میں کم تعداد میں بچے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں زبانیں معدومی کے شدید خطرات سے دوچار ہیں۔

ان کے علاوہ گلگت بلتستان میں کئی دوسری اقوام بھی پائی جاتی ہیں (کشمیری، مُغل، قریشی وغیرہ) جنہوں نے شینازبان اپنالی ہے۔ ان خطوں میں آباد گُجر لوگ اپنی زبان کے ساتھ ساتھ اضافی طور پر شینازبان بھی بولتے ہیں۔

[20] رازول کوہستانی، 2021۔ شینا کوہستانی اردو لُغت، گندھارا ہندکو اکیڈمی، پشاور

چند بڑے داردی گروہ یا قبیلے

ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکُش میں بہت سے داردی قبیلے یا گروہ پائے جاتے ہیں جو مختلف مادری زبانیں بولتے ہیں۔ ان قبیلوں اور گروہوں میں چند اہم یہ ہیں:

اُشوجو: یہ ایک شِین قبیلہ ہے جو کولئی سے نقل مکانی کے بعد ضلع سوات میں آباد ہوا اور اب اُشوجو زبان بولتا ہے۔ ان کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے؛

بٹیڑوی: یہ لوگ ضلع کولئی پالس کوہستان میں بٹیڑہ وادی میں آباد ہیں اور بٹیڑی زبان بولتے ہیں۔ ان کی تعداد تیس ہزار سے زائد ہے؛

پشایی: یہ لوگ افغانستان میں آباد ہیں اور پشایی زبان بولتے ہیں، بعض اوقات یہ خود کو نورستانی بھی کہلاتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک ملین بتائی جاتی ہے؛

توروال: یہ قوم بحرین سوات میں آباد ہے اور ان کی مادری زبان توروالی ہے۔ ان کی کئی ذیلی شاخیں پائی جاتی ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہے؛

تیراہی: یہ لوگ پہلے کرم ایجنسی میں تیراہ میں آباد تھے آج کل افغانستان میں ہیں اور تیراہی زبان بولتے ہیں؛

چِھلِیس: یہ لوگ کوہستان، چلاس، گلگت کے بعض مقامات پر آباد ہیں۔ ان کی مادری زبان چِھلِیس ہے لیکن اب اکثریت نے شِینا زبان اپنالی ہے؛

دامیان: یہ لوگ وادی دمیل چترال میں دروش اور آرندو کے قصبے کے درمیان آباد ہیں۔ یہ اپنی زبان کو "دامیاں باشا" کہتے ہیں؛

دیگانو: یہ قبیلہ افغانستان میں آباد ہے؛

ساوی: یہ لوگ افغانستان کی کُنڑوادی میں آباد ہیں اور شِین قوم سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی زبان ساوی کہلاتی ہے؛

شُشماتی: یہ قبیلہ افغانستان میں آباد ہے؛

شِین: شمالی پاکستان کی سب سے بڑی قوم جو لداخ سے ہندوکُش تک مختلف علاقوں میں آباد ہے۔ شِینا بولنے والوں کی تعداد تیس لاکھ سے زائد ہے؛

شِین ماچوک: یہ لوگ چترال میں عشریت، بیوڑی، کلٹک اور شیشی کوہ کے بعض مقامات پر آباد ہیں اور اب پالُولا زبان بولتے ہیں؛

شِین بروقپا: یہ لداخ کے ضلع لیہہ، کارگل اور بلتستان کے ضلع کھرمنگ میں پائے جاتے ہیں اور شینا بروقسکت زبان بولتے ہیں؛

کالاش: یہ لوگ چترال میں بریر، بمبوریت اور رمبور وادی میں آباد ہیں اور کالاشا زبان بولتے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے؛

کتہ /کتُور: کتہ لوگ افغانستان کے صوبہ نورستان اور پاکستان میں چترال کے بعض مضافاتی گاؤں میں آباد ہیں ان کی زبان کتہ وری کہلاتی ہے؛

کریگلی: یہ لوگ افغانستان میں آباد ہیں؛

کلکوٹی: یہ شِین لوگوں کا ایک قبیلہ ہے جو دیر کلکوٹ میں آباد ہے۔ ان کی زبان کلکوٹی کہلاتی ہے؛

کمین: ان کی مادری زبان شینا ہے جو اسکردو سے انڈس کوہستان تک مختلف علاقوں میں آباد پائے جاتے ہیں؛

کُنڈل شاہی: یہ لوگ نیلم وادی میں کُنڈل شاہی کے مقام پر آباد ہیں اور ان کی زبان بھی اسی نام سے موسُوم ہے؛

کھو: کھو لوگ چترال کے اکثریتی علاقوں میں آباد ہیں اور کھوار زبان بولتے ہیں؛

گاؤری: یہ لوگ ضلع دیر اور ضلع سوات میں آباد ہیں اور گاؤری زبان بولتے ہیں؛

گبارہ:	کوہستان، چلاس، گلگت اور بعض دوسرے مقامات پر آباد ہیں۔ ان کی مادری زبان گباری / گبارو ہے لیکن اکثریت نے شِیناز بان اپنالی ہے؛
گوَر:	دریائے کُنڑ کے کنارے افغانستان اور پاکستان کے سرحدی علاقے میں آباد ہیں اور زبان گوَرباتی کہلاتی ہے؛
مانکیالی:	یہ مانسہرہ کے علاقے بانڈی شُنگلی میں آباد ہیں اور کوہستان کے بٹیڑی قبیلہ سے الگ ہوئے ہیں؛
مرُوخ:	یہ لوگ زیادہ تر چلاس میں پائے جاتے ہیں اور شِیناز بان بولتے ہیں؛
منی، منزری:	یہ انڈس کوہستان کے مغربی حصہ میں آباد ہیں اور انڈس کوہستانی زبان بولتے ہیں۔ نسبی اعتبار سے توروالیوں کے قریب ہیں؛
یشکُن:	ان کی مادری زبان شینا ہے جو لداخ سے ہندوکُش تک مختلف علاقوں میں آباد ہیں۔ کئی لوگ انہیں بروشو قرار دیتے ہیں لیکن یہ شِینوں کی ایک الگ شاخ ہے؛

بروقپازبان کو معدومی کے خطرات

تاریخی طور پر لداخ اور کھرمنگ کے دارد بروقپالوگ بڑے سماجی، سیاسی، معاشی مسائل اور مظالم سے گزرے ہیں۔ تاریخ میں ان کی بروقسکت زبان بولنے پر پابندی لگائی جاتی رہی ہے[[21]]۔ کھرمنگ کے جن پاکستانی علاقوں میں بروقسکت زبان معدوم ہو چکی ہے ان میں سنکرمو، واچرہ، مرمَق اور گنگھچے کا ایک گاؤں تھلے شامل ہے۔

یہاں یہ کہنا ضروری ہے کہ لداخ اور کارگل و دراس میں شِینا بروقسکت اور شِینا استوری لہجہ بولنے والے شِین دارد آباد ہیں اور دونوں الگ الگ لسانی یا نسبی گروہ سمجھے جاتے ہیں۔

[21] A. H. Francke, 1907. History of Western Tibit. Reprinted by Lok Virsa in 1986

بلتستان میں بے شمار لوگوں نے اپنی زبان (شینا اور بروقسکت) ترک کر لی ہے اور اب بلتی بولتے ہیں۔ جن علاقوں میں زیادہ لوگوں نے اپنی زبان ترک کی ان میں سکردو کا ایک مضافاتی علاقہ تندل شامل ہے اسی طرح سکردو کا علاقہ گھمبا حلقہ نمبر2 بھی۔ کھرمنگ کے علاقے سَنکرمو میں پہلے گنوخی (بروقسکت) زبان بولی جاتی تھی۔ پھر اس زبان پر پابندی عائد کی گئی جس کی وجہ سے اس علاقہ میں یہ زبان معدوم ہو گئی تاہم اب بھی کھیتوں، چراگاہوں اور کئی دوسرے نام گنوخی (بروقسکت) کے پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کھرمنگ کے گاؤں طولتی اور مہدی آباد میں کبھی شینا بولی جاتی تھی بہت پہلے ختم ہو گئی ہے۔ کھرمنگ کے علاقہ غندوس میں بھی پہلے بروقسکت بولی جاتی تھی وہاں سے بھی یہ زبان معدوم ہو چکی ہے۔ بروقسکت زبان پر اسی قسم کی پابندی کے متعلق لداخ کے تاریخی واقعات بھی پائے جاتے ہیں جس کا ذکر جناب A. H. Francke نے اپنی کتاب [22] میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ لداخ کے ایک تبتی حاکم نے بروقسکت زبان بولنے پر سخت پابندی عائد کی تھی اور نگرانی کے لیے جاسوس مقرر کر رکھے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بروقسکت بولنے والے لوگوں کو مختلف ادوار میں مادری زبان بولنے پر سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا اور بعض مقامات پر احساس کمتری کے تحت اور بعض علاقوں میں بیرونی شادیوں کے باعث اپنی زبان ترک کرنے پر مجبور ہوئے۔

ضلع کھرمنگ کے جن علاقوں میں آج کل بروقسکت بولی جاتی ہے ان میں گنُوخ، دنسر، مرول، ژھے ژھے تھنگ سرفہرست ہیں۔ اسی طرح کھرمنگ کے جن علاقوں میں بروقسکت معدوم ہو چکی ہے ان میں سنکرمو، واچرہ، مرمَق اور کنگھچے کا ایک گاؤں تھلے شامل ہے۔

بروقسکت بولنے والوں کی زیادہ تعداد کرگل میں پائی جاتی ہے۔ شرچے، چُلیچین، بٹالک، گرکون، درچک بٹالک سیکٹر میں آتے ہیں۔ ضلع لیہہ کے ہنو گاؤں میں بروقسکت کُلی طور معدوم ہو چکی ہے۔ اسی طرح

[22]. A. H. Francke, 1907. Baltistan and Ladakh – A History, Lok Virsa, Pakistan

ضلع کرگل کے علاقہ لالونگ میں بھی معدوم ہو چکی ہے۔ کرگل کے ایک اور مقام سلموں میں 90 فیصد معدوم ہو چکی ہے۔ چُلیچن کا علاقہ بروقپا مسلم اکثریتی اور گرکون بودھی اکثریتی علاقہ ہے۔

لداخی بروقسکت زبان پر سوانگ گیلسن، راما سوامی، عارف لداخی اور مختار زاہد کرکتی نے لسانی تحقیقی کام کو آگے بڑھایا ہے۔ ان کے علاوہ پاکستانی حصے میں گنُوخ کے جناب محمد قاسم آریان بروقسکت زبان کا لُغت مرتب کر رہے ہیں۔ بٹالکی اور گنُوخی بروقسکت میں معمولی تغیّر پیدا ہو رہا ہے۔ بٹالکی پر گہرا تبتی اور گنُوخی پر گہرا بلتی کا اثر غالب آ رہا ہے۔ دونوں لہجوں کے تحفظ اور مقامی زبان کے رسم الخط کی تیاری اور اس زبان کی دستاویز بندی بہت ہی ضروری ہے تا کہ اس زبان میں پائے جانے والے فوک لور، لوک ادب اور لسانی سرمائے کو اس زبان میں محفوظ کیا جا سکے۔ بقول مختار زاہد بعض بروقپالوگ تبتی رسم الخط کو ترجیح دیتے ہیں تاہم کئی بروقپالوگ شینا زبان کی طرح عربی رسم الخط اپنا رہے ہیں۔ پاکستانی علاقہ میں آباد بروقپا بھی عربی رسم الخط کو ترجیح دیتے ہیں۔

بونونو تہوار

بروقپا تہواروں میں بونونو، ناران، من ٹھانا، شاہ نصیر، موری پی پھن، ممانی، لوستون، روپہلا مَمنی، شِمَنی، ہرپتسوس، نمبروز، شَمدُم، نارن، نُرنا وغیرہ تہوار اہم ہیں۔ بونونو ان کا مشہور تہوار ہے جس میں یہ لوگ اپنے ایک قدیم سردار گل سنگے سے متعلق رزمیہ گیت گاتے ہیں۔ یہ تہوار پاکستانی علاقہ میں آباد بروقپا لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔ اس لیے ان کی باری والے سال یہ تہوار نہیں منایا جاتا۔ ہمارے محقق دوست جناب عاشق فراز نے اس تہوار کے متعلق اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں لکھا ہے کہ:

> "مل مل کھٹو میں رقص جاری ہے، شرکاء اونچی پر سوز آواز میں گا رہے ہیں، کبھی آواز مدہم، کبھی درد انگیز اور کبھی سریلی ہو جاتی ہے، یہ کوئی عام گیت نہیں ہے،

قبیلے کی دربدری، زندگی اور موت کا رقص، دیوتاؤں کے ساتھ آبائی وطن سے انخلا اور طویل سفر کی داستان کہی جارہی ہے۔ لیکن یہ گنوخ کے مل مل کٹھو میں نہیں بلکہ ڈاہ گرکون، ہنو لداخ کے مل مل کٹھو میدان میں ہو رہا ہے اور یہ سب "بونونو تہوار" کے دوران ہوتا ہے۔ یہ تہوار ایک سال ڈاہ میں دوسرا سال گرکون میں اور تیسرا سال خالی۔ لیکن کیوں؟ تیسرے سال کا تہوار گنوخ کھرمنگ میں ہوتا تھا لیکن یہاں اشاعت اسلام کے بعد ترک کر دیا گیا یوں روایت کے مطابق خالی رہتا ہے۔ اور پھر ڈاہ لداخ سے شروع، اگلے سال گرکون میں اور پھر تیسرے سال خالی۔ یہ سلسلہ کئی صدیوں سے جاری ہے"۔

"اس تہوار میں ایک خاص گیت گایا جاتا ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح بروشال (گلگت) سے یہ قبائل ذاتی دشمنی اور قبائلی جنگ وجدل کے باعث ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور کس طرح گلگت، روندو، سکردو، خپلو اور کھرمنگ سے ہوتے ہوئے مرول، ژھے ژھے تھنگ، سنکرمو، گنوخ، ڈاہ، ہنو، گرکون، درچکس، خلسے اور دیگر علاقوں میں جاکر آباد ہوئے۔ دراصل یہ ہجرت کی کہانی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ روندو، سکردو اور کھرمنگ کے جن جن مقامات پر ان قافلوں نے وقتی طور پر قیام کیا ہے ان میں اب بھی زیادہ تر جگہوں پر "درد" لوگ آباد ہیں۔ یہ گیت دراصل کئی دوسرے مناجاتی گیتوں کا ایک حصہ ہے جو یہ درد ان تہواروں میں گاتے ہیں"۔

"ہجرت والے گیت میں تذکرہ ہے کہ بروشل سے نکلنے کے بعد قافلہ گلیت آ پہنچا، یہاں سے سسی، استق، فونگ کٹو، طورمک، بشو، کچورہ، چندہ، غوٹی چنگرہ، کریس، خپلو، غویس سے ہوتا ہوا گنوخ، سنید، ڈاہ گرکون اور ہنو جا پہنچا۔ جو دیوتا اس قافلے

کے ساتھ ساتھ آیااور جس کی پوجاہوتی رہی اسے "نارل" کانام دیاگیاہے۔راستے میں قافلے کے افراد نے روندو کے کسی مقام پر دردوں کاقدیمی کھیل "چھالو" بھی کھیلا۔گنوخ،ڈاہ گرکون اور ہنو پہنچنے پر "مینارو" کے ساتھ لڑائی ہوئی"۔

"دراس اور شنگو شغر کے لوگ چلاسی اور یاغستانی افراد کو مینارو کہتے ہیں جبکہ کاچو سکندر خان کی کتاب "تاریخ لداخ" کے مطابق دراس والے ڈاہ، گرکون اور گنوخ ایریاکے لوگوں کو "کیانگو" اور ڈاہ، گرکون اور ہنو والے دراس کے لوگوں کو مینارو کہتے ہیں جب کہ گنوخ والے اب بھی برسیل کھرمنگ کے شین لوگوں کو مینارو کہتے ہیں"۔

چند دوسرے سالانہ تہوار

کہاجاتاہے کہ 18ویں صدی عیسوی تک بروقپالوگ مکمل طور پر داردی دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے اور باقاعدگی سے قربانیاں دی جاتی تھیں۔ فصل کی بٹائی اور بہار کی آمد پر تہوار منانے کاعام رواج تھا۔ ان تہواروں میں ان کے دیوتے لھانارل اور کھیابجنگ کے ناموں کے ساتھ ساتھ ان کی 7 دیوی بہنوں کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Aurthur Neva [23] نے اپنی کتاب میں دیوی شیر نگ، ہنو وادی کے دیو تازن دان لھامو اور گرکون وادی کے دیوتا تاکن لھاموکاذکر بھی کیاہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ داردستان کے دوسرے قبائل کی طرح ان کے ہاں بھی بعض دیوتے مختلف قبیلوں اور وادیوں سے مخصوص ہوتے تھے یاتعلق رکھتے تھے۔

بروقپالوگوں کے ہاں دسمبر میں نئے سال کاایک 10 روزہ تہوار بھی منایاجاتاہے۔اس تہوار کے پہلے دن گزرے ہوئے سال کے مصائب اور ناپاکی کو ختم کرنے اور اسے پاکی میں بدلنے کے لیے جونیپر اور

[23] Authur Neve, 1913. Thity Years in Kashmir, London

پانی کے ذریعے گھر کے تمام برتنوں اور گھر کو پاک صاف کیا جاتا ہے جس کا مقصد گھر کی نحوست، بے برکتی اور ناپاکی دُور کرنا ہوتا ہے۔ اس دوران بیاہی گئی بہنوں اور بیٹیوں کے لیے تازہ مکھن کا تحفہ بھی بھیجا جاتا ہے[24]۔ ساتویں، آٹھویں اور نویں روز تمام بروقپا جمع ہو کر ناچتے ہوئے نئے سال کا گیت گاتے ہیں اور 10ویں روز ایک بزرگ بروقپا آئی بیکس کا ناچ ناچتا ہے اور پھر بچے بھی جمع ہو کو اس ناچ کو دھراتے ہیں۔ آئی بیکس ناچ سے متعلق ہمارے دوست جناب عزیز علی داد کا کہنا ہے کہ آئی بیکس کا ناچ اصل میں مؤکل پریوں یا دیوی کی طرف سے شکار کی اجازت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ہنی ہنزہ میں ایک لوک کہانی میں شکار کی دیوی "گاش مگاشی" کے لیے جو جشن منعقد کیا جاتا تھا اس میں آئی بیکس کا ناچ ناچا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ اس میں میارو (مارخور) بھی ناچتا تھا۔ گلگت بلتستان کے لوک ناچوں میں ہاتھ پاؤں کی بعض جمالیاتی حرکات آئی بیکس کی چال سے مستعار لی گئی ہیں۔

ہنزہ میں یہ رسم صرف شینا کی (شین دارد) لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ آئی بیکس کے ناچ کا آج بھی گلگت بلتستان میں خاص اہتمام کیا جاتا ہے جس میں ایک یا دو آدمی مل کر آئی بیکس کا ناچ ناچتے ہیں۔ بروقپا لوگوں کے ہاں اُن کے سالانہ تہوار میں اس ناچ کی باقیات گلگت کے شین دارد لوگوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ نئے سال کے اس تہوار میں جو گیت گایا جاتا ہے اس میں انسان، کائنات، پہاڑ، پانی، اشجار وغیرہ کی تخلیق کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس گیت کا مختلف کُتب اور تحقیقی مضامین میں ذکر مذکور ہے۔

بعض بروقپا قبیلے

بروقسکت بولنے والے دارد بروقپا لوگوں میں کئی قبیلے یا بڑے خاندان پائے جاتے ہیں جن میں پیُوپہ (داہ، گرکون، گنُوخ میں)، غَتَھوپہ، فٹوپہ، شنکوپہ (چُلیچن میں)، اوخِھرنگپہ، کھروپہ، چھبیلے پہ، لِکرِپہ (لداخ سے گنُوخ آئے)، کِرَپہ، مَلَپہ،

[24] Tashi Namgail, History and Culture of Dard People of Ladakh

گنگفیلپہ،یَقزوپہ، بَٹَرِے پہ (گارکن میں)،قالخُسپہ، بَتِکپہ، دارہ پہ، کَچوپہ، غُمبیرپہ، (چُلیچن میں)، گوجوپہ، گنگبرِے پہ، ٹھوکوپہ، جَروپہ، شنگسپہ، نوربوپہ، مَنُوپہ، جَنَپہ اور مِسکِنپہ، گرِیاپہ، گنچنگپہ، مناپہ اور کنچوکورپہ، پیوپہ، نوربوپہ، شلبہ پہ، چُرکوپہ، چھپیلسرِے پہ، علیدہ کچوپہ، جروپہ، شنگ پہ، بتکپہ، منوپہ، جنّپہ، کولوپہ اور بُپچُوپہ وغیرہ کے ناموں سے منسوب ہیں۔ ان میں قبیلوں کے کئی نام ایسے ہیں جو کسی علاقہ کی نسبت یا ہجرت سے تعلق رکھتے ہیں جیسے لداخ کے ایک معدوم گاؤں "لِکِر" سے نقل مکانی کر کے گنوخ آنے والے قبیلہ کو "لِکِر پہ" کا نام دیا گیا ہے۔

بروقپالوگوں کا مذہب

لداخ میں پائے جانے والے بروقپالوگوں کی اقلیت مسلمان اور اکثریت بدھ مذہب کی پیروکار ہے تاہم وہ راسخ العقیدہ لاما ازم کے قائل نہیں بلکہ مخلوط عقیدہ کے حامل ہیں۔ ان کے سالانہ تہواروں کی مذہبی نوعیت نہ تو لداخ کے بون پوجا کی طرح ہے اور نہ لاما ازم یا ہندومت کی طرح۔

ان کے ہاں چلّی (جونیپر) اور دیودار درخت کی تحریم پائی جاتی ہے۔ ان کے گیتوں میں شکار، پہاڑ، پانی، اشجار، تیر کمان، کائنات کی تخلیق، آباؤ اجداد کی یاد، بروشال سے ہجرت کی داستان جیسے موضوعات پائے جاتے ہیں۔

اُن کے عقیدہ کے مطابق ان کی دیوی شیر نگ پہاڑوں میں رہتی ہے جسے ایک عظیم روح سمجھا جاتا ہے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ دوسرے بدھ پیروکاروں کے ساتھ شادیوں کے رشتے نہیں کرتے۔

داہ سے مرول تک پائے جانے والے مسلمان بروقپا اور بودھی بروقپالوگوں میں مضبوط سماجی اور نسبی خونی رشتے قائم ہیں جن کا ذکر جناب عارف لداخی نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آریائی وادی کے درد آریائی صرف مذہبی بنیادوں پر تقسیم ہیں لیکن یہ لوگ اپنے گہرے رشتوں کی

بنیاد پر ایک دوسرے کے رسمی تہواروں اور تدفین کی رسومات اور جنازوں میں باقاعدگی سے شریک ہوتے ہیں[25]۔ اس حوالے سے ہم ان کا موازنہ کالاش لوگوں سے نہیں کر سکتے ہیں جو مذہب کی تبدیلی کے بعد ایک دوسرے سے قطعی طور پر تعلقات توڑ دیتے ہیں۔

دارد علاقے کے قدیم مذاہب[26]

انڈس کوہستان اور چِلاس سے ملنے والے آثار قدیمہ سے متعلق چٹانی کتبات و اشکال سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں فن اور جادو کا آغاز اس خطے میں وسطی حجری دور میں شروع ہوا ہے[27]۔ مذاہب کے حوالہ سے کہا جاسکتا ہے کہ وسط ایشیا اور پھر اس خطے کا قدیم ترین مذہب شمن پرستی تھا، اس کی باقی ماندہ صورتیں شمال میں اب بھی کہیں کہیں نظر آتی ہیں۔ شمن پرستی فطرت کے مذہب کی حیثیت سے، پورے وسطی ایشیاء میں آسمان، زمین اور پانی کے مابین تعلقات کے لیے خاص تعظیم کا درجہ رکھتی تھی، اشجار اور پہاڑوں کی باطنی اہمیت پر یقین قائم تھا (وکیپیڈیا)۔ شمالی پاکستان میں دنیل یا دیانل لوگ شمن پرستی کے اصل وارث رہے ہیں۔ ایک شمن پرست اپنی جذبی کیفیت میں داخل ہو کر پریوں کے ذریعے ارواح سے رابطہ قائم کرتا ہے اور لوگوں کے لیے بیماریوں اور جادو سے نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کیفیت میں جانے اور واپس اصل حالت میں آنے کے لیے اسے چِلّی (جونیپر) کی جھاڑیوں کا دُھواں، بکری یا بکرے کے سر کا تازہ خُون پینا، اور مخصوص دُھن پر موسیقی کی ضرورت پڑتی ہے۔ یوریشائی شمن اور شمالی پاکستان کے شمن میں بنیادی فرق یہ بتایا جاتا ہے کہ یوریشائی شمن میں اس کے ظاہری آثار یا کوئی نشان ہوتا ہے جبکہ شمالی پاکستان کے شمن میں ایسی کوئی ظاہری علامت یا نشان نہیں ہوتا بلکہ اسے

[25] Arif Ladakhi, History and Culture of the Aryan Valley of Kargil, Ladakh.

[26] رازول کوہستانی، 2021۔ شینا کوہستانی۔ اردو لُغت، گندھارا ہند کو اکیڈمی، پشاور

[27] یحیٰی امجد، 1989، تاریخ پاکستان قدیم دور

ریاضت کے باعث پریاں منتخب کرتی ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں سیّد محمد یحیٰی شاہ کی کتاب دنیل تہذیب وتمدن، مطبوعہ 1989)۔

شمن پرستی کے علاوہ گلگت بلتستان میں بون چھوس مذہب کا بھی اثرورسوخ رہاہے۔ یہ بھی کہاجاتاہے کہ بون چھوس مذہب کی قدیم کتابیں قدیم بروشسکی زبان میں تھیں جنہیں بعد میں بودھی زبان میں منتقل کیا گیا۔ بنیادی طور پر بون مذہب کا تعلق تبتیوں سے ہے۔ یہ روحیت مظاہر پر مشتمل تھا۔ جس کے مطابق ہر مظاہر قدرت کو جاندار تصور کیا جاتاہے۔ ان کے اس عقیدے کو ملکی خدوخال موسموں کی شدت اور قدرتی آفاتی سے آنے والی اچانک تباہی اور بربادی نے مزید تقویت بخشی۔ تبتی بے شمار دیوتاؤں اور ان کی اولادوں کی پرستش کرتے تھے۔ وہ اپنے تحفظ اور خوشحالی کے لیے دریاؤں، پہاڑوں چشموں اور ہواؤں کی اروح کو خوش کرنے کے لیے ان کی عبادت کرتے اور جانوں کی بھینٹ چڑھاتے تھے[28]۔

آفات سے نجات کی قربانی کا تصور ان لوگوں میں عام تھا بلکہ اب بھی عام ہے جس کے لیے بڑا جانور، بکرا یا پھر توفیق نہ ہو تو مرغ تک کی قربانی دی جاتی تھی۔ اس قسم کی قربانی کو قدرتی آفات اور مصائب سے نجات کا اہم ذریعہ سمجھا جاتا تھا بعد از اسلام قربانی کی صورت ہمیں صدقہ کے رُوپ میں نظر آتی ہے۔

ان علاقوں میں چاند، سورج، آگ اور سانپ سے منسوب بعض لوک اعمال، رسمیں، چڑیلوں کا تصور، چاند گرہن، قدیم قبروں کے کتبے اور کئی رسمیں ایسی ہیں جن میں قبل از اسلام کے دور اور مذاہب کا واضح پتہ چلتاہے (رازول 1998ء صفحہ 12)۔ جناب پرویش شاہین نے اپنی کتاب میں لکھاہے کہ بدھ ازم سے پہلے یہاں کے لوگ اژدھا پرست تھے اور بشام کے مقام پر اژدھا پرستی کی ایک بڑی عبادت گاہ

[28] وکیپیڈیا

تھی۔ اس کے بعد سورج اور چاند ستاروں کی پرستش کی جاتی تھی جس کی عبادت گاہ ہُڈر کے مقام پر تھی۔ پروفیسر دانی کے بقول ہُڈر کا پرانا نام سوما نگر تھا۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ بشام کے ایک آتش کدہ سے اس خطے میں آتش پرستی کے دور کی تصدیق ہوتی ہے اس کے علاوہ کئی ایسی رسوم بھی پائی جاتی ہیں جن میں آتش پرستی کی بدلی ہوئی صورتیں نظر آتی ہیں۔ ماضی قریب تک مردے کی قبر پر سات دن تک الاؤ روشن رکھا جاتا تھا اور سالانہ تہواروں میں تیل دار لکڑی کے ٹکڑوں کو چھڑی پر باندھ کر جلاتے ہوئے رات کو روشنی کرنے اور دوڑنے کا کھیل کھیلنا، اسی سلسلہ کی بدلی ہوئی شکل ہے۔ اسی قسم کی ایک رسم موجودہ بروقپا بودھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ شتیال کے ایک چٹانی کتبہ (Harald Hauptmann, 1997, P-63) کے مطابق اس خطے میں چاند کی پوجا بھی کی جاتی تھی جس کی تصدیق چٹان پر کندہ چاند دیوتا کی تصویر سے ہوتی ہے۔

ان علاقوں میں بدھ مذہب کا بھی ایک طویل دور رہا ہے۔ یہاں تین بدھ یونی وسٹیاں پائی جاتی تھی۔ ایک اُدھیانہ (سوات) میں، دوسری داریل میں اور تیسری نیلم وادی میں شاردا کے مقام پر جہاں مختلف علُوم پڑھائے جاتے تھے۔ اشوک کے عہد میں اس خطے میں بدھ مذہب کو زیادہ تقویت ملی تھی۔ بدھ مذہب کے بعد یہاں ہندو مذہب کا ایک دور رہا ہے۔ ہندو شاہی اثرات ان علاقوں پر تھے۔ بدھ اور ہندو مذہب کے بعد یہاں اسلام کی روشنی پھیلی۔ لداخ سے ہندوکش تک اسلام کی آمد ایک ہی زمانہ میں نہیں ہوئی بلکہ مختلف مہ وسالوں میں یہ سلسلہ چلتا رہا تھا۔

شمن پرستی

برو قپالوگوں کے ہاں شمن یا کاہن کو "لہا" کہا جاتا ہے (جیسے گلگت بلتستان کا دیانل)۔ "لہا" وجد میں آکر پیشنگوئیاں کرتا ہے۔ برو قپالوگوں کے عقیدہ کے مطابق اس حالت میں وہ ایک دیوتا کے زیر اثر آتا ہے اور جو کچھ اس کی زبان سے ادا ہوتا ہے اصل میں وہ دیوتا کے الفاظ ہوتے ہیں۔(عبد الغنی شیخ،2005)۔

چند داردی اور نورستانی دیوی دیوتے

شمالی پاکستان کے دارد اور افغانستان کے نورستانی قبیلوں یا لوگوں کی زبانوں میں بے شمار دیوی دیوتاؤں کے نام پائے جاتے جن کے ساتھ ماضی بعید کے اعتقادات وابستہ ہیں۔ ان میں کئی دیوی دیوتاؤں کا تصور یہ لوگ اپنے قدیم آبادئی مسکن کا کیشیا سے ساتھ لائے تھے اور کئی بعد کے دور میں باہمی میل جول کے تحت ان کے عقاعد میں شامل ہوئے۔ جرمن محقق ڈاکٹر کارل یٹمار [29]نے اس پہلو پر کافی کام کیا ہے۔

دارد عقائد اور فوک لور میں بے شمار دیوی اور دیوتاوٴں کا سراغ ملتا ہے جن میں بعض دیوی دیوتے دریائی، نسائی افعال، فن و ہنر، شکار، تخلیق، دولت، پانی، مال مویشی، خوشحالی، جان و مال کی حفاظت، برفانی و سرمائی، علم و دانش، قسمت، گرہن اور جنگی دیوتے و دیویاں اور کئی مافوق الفطرت وجود شامل ہیں۔ ان علاقوں میں اکثر قبیلے یا وادی کا اپنا اپنا دیوتا یا دیوی ہوا کرتی تھی۔ ماضی بعید میں ان دیوی دیوتاؤں کی اہمیت لوگوں کی عام زندگی کا حصہ تھے۔ اِن کے متعلق کشمیر اور لداخ سے ہندوکش تک پھیلے ہوئے دارد لوگوں میں ان کا سراغ اب بھی ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دارد لوگوں اور داردی زبانوں میں کئی دیویوں اور دیوتاوٴں کے نام ابھی تک محفوظ ہیں۔ قدیم زمانے میں اِن کی عوامی اور روزمرہ زندگی میں خاص اہمیت تھی بعد از اسلام ان کی اہمیت ختم ہوتی گئی تاہم ان کے نام مختلف داردی زبانوں

[29] کارل یٹمار، ہندکُش کے مذاہب، جلد اوّل۔

میں اب بھی بچے ہوئے ہیں جیسے[30] جسگند (خوشحالی کا دیوتا)؛ سبدق (گھروں کا محافظ)؛ سلی (محافظ دیوی)؛ شر بیُ (برکت کا دیوتا)؛ مرقُم (زچگی کی معاون دیوی)؛ بوپ (طاقت کا دیوتا)؛ راچھی (قسمت کی دیوی)؛ رچھالوُ (محافظ دیوتا)؛ اَزَر (بدی وفساد کا دیوتا)؛ ہس سائی (طاقت کا دیوتا)؛ مچھگن (فن وہنر کی دیوی)؛ دارنچی (شکاریوں کی دیوی)؛ یودینی (موسیقی کی معاون دیوی)؛ تائبان (شِین دارد دیوتا)؛ کلگان (شِین دارد دیوتا)؛ بابالاشن (عظیم دارد دیوتا)؛ اُمرا (تخلیقی دیوتا)؛ بگشت (دولت، پانی اور مال مویشی کا دیوتا)؛ تراسکین (پرندہ کی شکل کا ایک دیوتا)؛ چھلی سُمین (بروقپا دیوتا)؛ ززوم (برفانی و سرمائی دیوتا)؛ گیئش (جنگی دیوتا)؛ لونانگ (دریائی دیوی)؛ نرمالی (نسائی افعال و پیدائش کی دیوی)؛ لاشی گلاشی (شِین دارد دیوی) نونگ (دریائی دیوتا)؛ مہند دیو (جنگ اور فصلوں کا دیوتا)؛ یش (مافوق الفطرت وجود)، شیرنگ (عظیم بروقپا دیوی)؛ لھانارل (عظیم بروقپا دیوتا جو ہجرت کے دوران ان کے ساتھ لداخ آیا تھا)، کھیابجنگ (عظیم بروقپا دیوتا)؛ زن دان لھامو (ہنو وادی کا دیوتا)، کن لھامو (گرکون وادی کا دیوتا)، سب دق (بروقپا دیوتا)، لُو (بروقپا عقیدہ میں ایک غیر مرئی ہستی جسے چشموں کا رکھوالا سمجھا جاتا ہے)، منڈے ڈے منڈے (بروقپا دیوتا)، گاش مگاشی (شکار کی داردی دیوی)؛ شینمو (شینا دیوی)؛ لامندے، شروے، پندار (پشائی دیوتے) وغیرہ وغیرہ۔

دیوی دیوتاؤں کی نذر کی جانے والی قربانیوں اور نذرانوں کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں جس میں عام لوگوں یا پھر شکاریوں کی قربانی یا نذرانے شامل ہیں۔ اس قسم کی قربانیاں اور نذرانے دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنا اور ارضی وسماوی آفات سے نجات کا اہم ذریعہ سمجھی جاتی تھیں۔

چاند گرہن سے متعلق ایک قدیم لوک عمل میں گرہن سے نجات کے لیے مثلی طور پر معصوم بچے کو ہاتھوں میں اٹھا کر اُسے آسمان کی طرف بڑھاتے ہوئے بلند کیا جاتا تھا۔ معصوم بچے کی اس مثلی قربانی کو

30۔ رازول کوہستانی، 2021 "شینا کوہستانی۔اردو لُغت" گندھارا ہند کو اکیڈمی، پشاور

نجات کا وسیلہ سمجھا جاتا تھا۔ داردی لوگوں کی قدیم عوامی زندگی میں شمن پرستی، جنگلی بکرے، گھوڑا، دیوی، دیوتے، جادُو اور بعض تحریمی اشجار کو خاص اور بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ تحریم و تقدیس کی ان ایجابی قسموں اور ان سے منسوب اعتقادات کو لوگ اپنے لیے منفعت بخش سمجھتے تھے، ان کا اظہار مثلی، عملی، ایجابی اور مناجاتی سطحوں پر نظر آتا تھا۔ سال میں ایک بار چِلّی (جونیپر) کو جلا کر اس کے دُھویں کے ذریعے گھروں کو پاک کرنا، جادُو، امراض اور نظر بد سے نجات کے لیے نَمَیرو (Rhododenddon arboretum) کے پتوں کی دُھونی دینا وغیرہ۔ اسی طرح مختلف اوقات، موسموں، مہینوں، تہواروں اور واقعاتی مواقعوں میں بکروں یا مویشیوں کی قربانیاں شامل ہیں۔

مناجات، اشجار کی تحریم اور قربانی کے حوالے سے بروقپا فوک لور میں چِلّی (جونیپر) کے پودے کی وہی اہمت ہے جو قدیم اور موجودہ دور میں شمالی پاکستان کے شِین دارددوں میں پائی جاتی ہے یا پھر شمالی پاکستان کے کاہن (شمن پرست) لوگوں کے ہاں۔ بروقپالوگ چِلّی کے پودے کی مذہبی اہمیت کا نظریہ اور اس کی تحریم وعقیدت اور لوک اعمال کا طریقہ ہجرت کے ایام سے اپنے ساتھ لے گئے تھے جو ابھی تک اپنائے ہوئے ہیں۔

ان کے ہاں بکرے کی خاص اہمیت پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مختلف حالات وواقعات اور مشکلات سے نجات کے لیے یہ لوگ بھیڑ بکرے کی قربانی دیتے ہیں۔ اس قسم کی قربانی مشکلات سے نجات کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ قدیم چٹانی اشکال سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دارد لوگوں کے ہاں جنگلی بکرا یا بکری کی اہمیت زیادہ پائی جاتی تھی۔

بروقپالوگوں میں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا (بڑھا) کر دُعا کرنے کا لوک عمل ڈاکٹر یٹار کی کتاب میں پائے جانے والے ایک سکیچ سے مطابقت رکھتا ہوا نظر آتا ہے جو انہوں نے اپنی مشہور کتاب "ہندوکش کے مذاہب" میں شامل کیا ہوا ہے۔ اور کہا ہے کہ آسمان کی طرف ہاتھ بڑھا کر کی جانے والی دعاؤں کا تعلق قبل از تاریخ پروٹو کافر ثقافت کا حصہ ہیں اور جن کا تعلق تعلق وسط ایشیاء سے ہے۔

ڈولو، میلو اور گلو (تین بھائی)

بعض کتابوں اور مضامین میں لکھا ہے کہ بروقپالوگوں کی تین اہم شخصیات تھیں جن کے نام ڈولو، میلو اور گلو تھے۔ یہ تینوں بھائی تھے اور قتل ہونے کے خوف سے گلگت سے بھاگ کر لداخ کی طرف آئے تھے کیوں کہ انہیں اس وقت کا گلگت کا کوئی بادشاہ قتل کرنا چاہتا تھا۔Tashi Namgail کا کہنا ہے کہ یہ تینوں بھائی بروقپالوگوں کی تین بڑی اور اہم شخصیات میں شامل ہیں۔ ڈولو کی نسل نے ہنو، میلو کی نسل نے داہ، گرکون، سلمو، لولانگ اور گُلو کی نسل نے گنُوخ کا علاقہ آباد کیا۔ جُوں جُوں ان کی آبادی بڑھتی گئی، انہوں نے مختلف مقامات پر نئی آبادکاری عمل میں لائی۔ ان میں ہنو میں آباد بروقپالوگوں نے طویل عرصہ بعد اپنی مادری زبان ترک کر کے لداخی زبان اپنالی تھی۔

دارد ثقافت میں بکرے کی اہمیت

بالائی ہمالیہ، قراقرم و ہندوکش کے داردوں (بشمول) بروقپالوگوں کے ہاں گائے کی بجائے بکرے اور گھوڑے کی اہمیت زیادہ رہی ہے۔ آئی بیکس کا ناچ اس کی ایک مثال ہے۔ اس خطے میں پائی گئی قدیم چٹانی اشکال میں بکرے اور گھوڑے کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ قدیم بروقپالوگوں کے ہاں دودھ کے حصول کے لیے گائے کا پالنا ناپید تھا (آج کل پال رہے ہیں)۔ کئی مقامات پر مختلف دیوتاؤں کے لکڑی کے سر گھوڑوں سے مشابہت کے حامل تھے جیسے چلاس کا ایک قدیم تائبان دیوتا۔ دیوی دیوتاؤں کے حضور بکرے کی قربانی اور سینگوں کا نذرانہ بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ روحوں کی رضاجوئی اور مصائب سے نجات کے لیے اس قسم کی قربانیوں کو ان حیوانی وسیلوں کے ذریعے بلاؤں اور مصائب کے لیے معیادی اخراج سمجھا جا سکتا ہے۔ جٹمار کا کہنا ہے کہ داردوں کی طرح جنگلی بکرے کی مذہبی اہمیت کا کیشیا

میں بھی پائی جاتی تھی غالباً یہ تصور وہیں سے آیا ہے۔لداخ سے ہندوکش تک تمام لسانی اور نسبی گروہوں میں جنگلی بکرے کی اہمیت پائی جاتی ہے۔

مہابھارتا جلد 1 تا 12 سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

Arjuna leads his legions to fiercely attack the realms of Suhma and Sumala. Indra's son, of untold prowess, after pressing on direly, brings the Bahlikas, always so tameless, under his sway. Pandu's son Phalguna, with a small select force, vanquishes the Daradas and the Kambojas, and follows that by crushing the bandit tribes of the north-eastern frontier, and those that live in the forests.

If, Bhishma, you find such delight in giving praise, then praise these kings, not Krishna. Praise this Darada, most excellent ruler of Balhika, who rent this very Earth as soon as he was born. Praise, O Bhishma, this Kama, king of Anga and Vanga, who is equal in strength to him of a thousand eyes; who draws a great bow; this mighty-armed one who wears celestial kundalas with which he was born, and this coat of mail splendid as the rising sun; who vanquished Jarasandha, Vasava's equal, at wrestling, almost mangling that king.

The Kairatas, the Daradas, the Darvas, the Suras, the Vaiyamakas, the Audumbaras, the Durvibhagas, the Kumaras, the Paradas along with the Bahlikas, the Kashmiras, the Ghorakas, the Hansakayanas, the Sibis, the Trigartas, the Yauddheyas, the ruler of the Madias and the Kaikeyas, the Ambashtas, the Kaukuras, the Tarkshyas, the Vastrapas along with the Palhavas, the Vashatalas, the Mauleyas along with the Kshudrakas, and the Malavas, the Paundryas, the Saundikas, the Kukkuras, the Sakas, the Angas, the Vangas, the Punras, the Sanavatyas, and the Gayas, all good men and wellborn, divided into their respective clans, all proficient at arms, brought tribute to Yudhishtira, all of it countable in lakhs.

as were the chieftains of many islands and countries on the sea-board as also of frontier kingdoms, including the rulers of the Sinhalas, the barbarous Mlecchas, the natives of Lanka, and all the kings of the West, by hundreds, and the kings of the Pahlavas and the Daradas, and the many tribes of the Kiratas (The Complete Mahabharata,

They have to cross the difficult terrain of the Himalayas, the countries of Pina, Tushara, Darada, pass through all the provinces of Kulinda, rich in treasures, before they reach Subahu's capital. (The Complete Mahabharata,

The Gandharas, the Sindhusauviras, the Sibis and the Vasatis with all their legions follow Bhishma, that ornament of battle; and Sakuni, with all his warriors, protects him. King Duryodhana, with all his brothers, with the Aswalakas, the Vikarnas, the Vamanas, the Kosalas, the Daradas, the Vrikas, as also the Kshudrakas and the Malavas, advances spiritedly against the Pandava army. (The Complete Mahabharata,

And many belonging to the Nishadas, the Sauviras, the Bahlikas, the Daradas, the western and northern kingdoms, the Malavas, the Abhighatas, the Surasenas, the Sibis, the Vasatis, the Salwas, the Sakas, the Trigartas, the Ambashtha, and the Kekayas, also swoop down on Arjuna, like swarms of insects upon a fire. (The Complete Mahabharata,

When many great Brahmanas called out the name of Rama of Bhrigu's race, the valiant son of Jamadagni continued against the Kashmiras, the Daradas, the Kuntis, the Kshudrakas, the Malavas, the Angas, the Vangas, the Kalingas, the Videhas, the Tamraliptakas, the Rakshovahas, the Vitahotras, the Trigartas, the Martikavatas, by the thousands, and slew them all with his astras. (The Complete Mahabharata,

all of them experts of the mayic powers of the Asuras, many Darvabhisaras, Daradas, Pundras in thousands of bands, and together forming a force that is beyond count, shower their missiles all together over Arjuna aflame. (The Complete Mahabharata,

and there, where the Kambojas of fierce deeds and the Yavanas with their marvelous bows; and towards the Sakas and Daradas and Barbaras and Tamraliptakas, and countless other Mlecchas, armed with diverse strange weapons. All these, with vile Duryodhana at their head, wait with their faces turned towards me, excited at the prospect of doing battle against me.

The extraordinarily ferocious Tusharas, Yavanas, Khasas, Darvabhisaras, Daradas, Sakas, Kamathas, Ramathas, Tanganas, Andhrakas, Pulindas and the Kiratas, the mighty and powerful Mlecchas, the mountaineers, and the races from the seaside, all hardened soldiers armed with gadas, fight for Duryodhana. And only you have their measure, O Paraviraha!.

The Mekalas, the Dravidas, the Lathas, the Paundras, the onwasiras, the Saundikas, the Daradas, the Darvas, the Chauras, the Savaras, the Varvaras, the Kiratas, the Yavanas, and numerous other tribes of Kshatriyas have become Sudras by the wrath of Brahmanas. By disdain of the Brahmanas, the Asuras were forced to take refuge in the depths of the ocean. Through the grace of the Brahmanas, the Devas have become Swargavasis.

Pandu's son Phalguna, with a small select force, vanquishes the Daradas and the Kambojas, and follows that by crushing the bandit tribes of the north-eastern frontier, and those that live in the forests.

The Gandharas, the Sindhusauviras, the Sibis and the Vasatis with all their legions follow Bhishma, that ornament of battle; and Sakuni, with all his warriors, protects him. King Duryodhana, with all his brothers, with the Aswalakas, the Vikarnas, the Vamanas, the Kosalas, the Daradas, the Vrikas, as also the Kshudrakas and the Malavas, advances spiritedly against the Pandava army.

Without tiring our horses, now guide them slowly to where the warriors led by Duryodhana, their hands cased in leather gauntlets stand; and there, where the Kambojas of fierce deeds and the Yavanas with their

marvelous bows; and towards the Sakas and Daradas and Barbaras and Tamraliptakas, and countless other Mlecchas, armed with diverse strange weapons. All these, with vile Duryodhana at their head, wait with their faces turned towards me, excited at the prospect of doing battle against me.

Parantapa, you have already decimated countless invincible Kambojas, invincible in battle, as many intrepid Yavanas, including Sakas, Daradas, Tamraliptakas, and many other Mlecchas armed with their myriad weapons. Never have I experienced fear in any battle. Why will I then be afraid in this miserable fray?. (The Complete Mahabharata,Vol-I)

Many Daradas, Tanganas, Khasas, Lampakas and Pulindas fling swords and lances at him for what they believe to be a safe distance. Satyaki carves all these in flight, the rocks exploding with loud reports, which frighten horses, and elephants that flee yet again, while bedlam reigns with Satyaki its dreadful heart. The shattering fragments continue to sting and kill countless men and beasts, even as if cobras are stinging them.

The extraordinarily ferocious Tusharas, Yavanas, Khasas, Darvabhisaras, Daradas, Sakas, Kamathas, Ramathas, Tanganas, Andhrakas, Pulindas and the Kiratas, the mighty and powerful Mlecchas, the mountaineers, and the races from the seaside, all hardened soldiers armed with gadas, fight for Duryodhana. And only you have their measure, O Paraviraha!.

Pandu's son Phalguna, with a small select force, vanquishes the Daradas and the Kambojas, and follows that by crushing the bandit tribes of the north-eastern frontier, and those that live in the forests.

The Gandharas, the Sindhusauviras, the Sibis and the Vasatis with all their legions follow Bhishma, that ornament of battle; and Sakuni, with all his warriors, protects him. King Duryodhana, with all his brothers, with the Aswalakas, the Vikarnas, the Vamanas, the Kosalas, the Daradas, the Vrikas, as also the Kshudrakas and the Malavas, advances spiritedly against the Pandava army.

And many belonging to the Nishadas, the Sauviras, the Bahlikas, the Daradas, the western and northern kingdoms, the Malavas, the Abhighatas, the Surasenas, the Sibis, the Vasatis, the Salwas, the Sakas, the Trigartas, the Ambashtha, and the Kekayas, also swoop down on Arjuna, like swarms of insects upon a fire.

بروقپالوگوں کی چند تصاویر





















شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
الف			
اَپوْ	آپو	آپرےْ	کم، تھوڑا، چھوٹا
اپوْک	اپیک	آپیْک ،آپیْئِک	تھوڑاسا، کم سا، تنکا سا
اپو، شِنَا	آپی	آپیْئِکِک	کُچھ
اپیْ	اپرے/آپی	آپیْئِکِک	کم، تھوڑی، کُچھ
اُتِھیون	اُتھیس، اُتِھس	اُتِھس	کھڑا ہونا۔ اٹھنا
اجیْ، یا	آئرے	اَئ/اَئرے/آئرے	ماں، والدہ، امّاں
اچا، اچاک	اَلَنتق، ہنتق	ہَنتق ، ہَنتَقیک، اَلہَنتَق، اَلہَنتَقیک	اتنا، اتناسا، اس قدر
اچا،اچاکک	ہَتاقیق ،ہتق	ہَتَق،ہَتَقیک [اُس جتنا]،[ہَتَقرَنگ	اس قدر، اتناسا، اتنازیادہ

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
		بَتَق ہتق، بَتَق رَنگْ	
اُچَون	اُچُس	اُچِس	چُننا
اَچِھی	اچھی	اَچِھی	آنکھ، چشم، نین
اَدِی	انے	اَن، ہونج	یہاں، اِدھر
اَژَون	اژئس	آژو اِس	برسنا
اَس، اَشپَوْ	اَپش	اَپش ، اَپشوْ	گھوڑی، اسپ
اَسوَڑ	اَسیر، اسورے	اَسوْر ، اَسِر	ہمیں، ہم سب کو
اَسَے	اَسو، اسی	اَسو ،اَسی	ہمارا، ہم سب کا
اَش	اَش	اَش	آج، امروز
اشبَیش/اشبُجئش	اَشبونگ	اَشبونگ	آج تک، اب تک
اقسَوس/اپھسوس	اپسُس	ہَئ ہَئ	افسوس۔ دُکھ۔
اُکنی	کُنجا	کُنجا	انیس۔19

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
اَکَھر	کھرو	کَھروْ	لوہار
اَمشُلوْ	اَمشِل	اَمشِٹوْ ، اَمِشِٹوْ	بُھولا، بھولنے والا
اَمشَون	امیرسِش	اَمِشِس	بُھول جانا
اَمشَون	اَمشِش، اَمشس	اَمِشِس	بھولنا
اَنٹھیْ	آٹیِ	آٹیْ	ہڈی
اَنّچَھوْ	اشو	آشوْ [آشُ]	آنسو، نیر، اتھرُو
اَنّش	اشٹ	اَشٹ	آٹھ۔8
اَنّشٹَائیں	اَشٹونگش	اَشٹونگش	اٹھارہ۔18
اُنَو	اونو	اوْنو/اُنوْ	سرہانا، تکیا
اَوٹ	اوٹ	وؤٹ	ووٹ
اُوش	اُوش	اُش	اُدھار، قرضہ
اَوشیْ	اوش	اوش	ہوا، پون، باد، صبا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
اَوں لَچَھاس	اے لَچھت	اے لَچھیْت	ہاں سُنا، ہاں سمجھا
اَونْٹھیْ/تُھرُوٹیْ	اوٹی/اوٹھی	اوٹیْ	ہونٹ
اونس	اُنس، اونیس	اُنَس	رات کا کھانا/ضیافت
اے، وا	اے	وہ ، وا	سُن، ارے
ایْک	ایک	ایْک	ایک
ایلہ، ایلے	اَلے/آلے	اَبونیْ اَڑوٗ[بُس] [اَل، اَلے	نزدیک، قریب
ائی	آؤ	آ ، آؤ	بکری
آنزیْ	اُزی/اوزی	اُزیْ	منہ، دہن
آئے	آے	اَبونیْ	نزدیک
ب			
باش	باش	باش	پھیپھڑا
بائے	بودیش	بُدَش	بارہ، 12

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
بَبَا، بُبَا	بو	با ، باؤ	والد،باپ،ابّا
بُبرکی، بُبَارک	بومبارک	بُماریک ، مبارک	مبارک بادی
بَخَھو	بیتو	بِتوْ	بچھڑا
بر	بونو	بونوْ ، ڈُہُر ، ڈیْہیْر	اعلی،برتر
بِریْ	بِرس	بِرس/بِرّات، بوق بُس	اُبلنا،اُبالا
بَرِیو/بَرِیؤ	برو	بَروْ	خصم،خاوند،شوہر
بڑوْ ژا	بایو	بَیوْ	بڑا بھائی
بِشَوم، شُو	بُسوم/بُشُم	بُشُم، شُوٗ[تِھس]	ستاہٹ،آرام
بَشَون	بوشیس	بُشِس	چھپانا
بِلوْ توْ	بیت تو	بیتّ، بیْتّکَت،بیْت	ہواتو

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
		توئ	
بَہَون	بَہِس	بَہِس	بونا،ہل چلانا
بھاریْ	باری	باریْ [بارِ]	تالاب،جوہڑ،ٹوبہ
بَوجَون	بو	بیاس	جانا
بَودَے، لَو	بیدے	بیْدے	بہت
بَوقوْ	کھہ بو	کَھبو [کَھبُ] [بلتی]	شگوفہ
بے مان	بے مان	بےمان	بےایمان
بِی	بی	بی	بیج
بِیٔ	بِشَ، بیجہ	بِجا	بیس۔20
بیلاڑ، بیلگونڑ	بیلدانٗگ	بیْلدَنگ	شام
بیہ	اَسِی	بَہ	ہم(ضمیر)
بیہ/بے	بش، بیہ	بیئ ، باش	بیٹھ

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
پ			
پاؤ	پاؤ	پاؤ	سیر کا چوتھائی حصہ
پتو	پو خُؤ	پُچوْ	پیچھے
پٹھوْ	پَنِ	پَنیْ [پَنِ]	پتّا
پَجُو، لُوٹِیْ	پَیُو	پَیوْ	نمک
پِچَا، پِچِی	باچے	سینوبا	چچا،چاچا
پَچَون	پاچش	پاچِس	پکنا
پَش	پَش	پاش	خام اُون
پَشوْ	پراشی	پَرَشیْ	پسلی
پَشَون	پِشاس	سکِس	دیکھنا
پِلَاشوْ	ہلژورو	ہَلژُژوْ ، ہَلژُروْ	ہلدی جیسا،پیلامائل
پَلَو	پلا	پَلَہ ، پالہ	سیب
پَنْزَیلے	پن دیش	پَندَش، پاندَش	پندرہ

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
پہال	پُهل	پُهل	پھال۔زرعی اوزار
پُهپُش	پُهفُس	خَسخَس	گرم تر
پَهٹَور	پهٹور	پَهٹور	خشک خوبانی
پَهٹَوروْ	پهٹورو، پٹورو	پَهٹوروْ	دبیز،فربہ،موٹا
پُهڑوْ	پوشو	پُشوْ	پُھول
پهشپهش، پهشپهش	شُپشُپ تهیس، شُپشُپ تهیس	شُک شک[بُس] کُهش کُهش [تِهس]	سرگوشی، کُھسر پُھسر
بَدگَڑ	پَغَم	پاغَم/پَغَم	ٹماٹر
پَهقَر	شیشیا	پهخَر ، نٰار	تعریف۔(بڑائی۔گھمنڈ)
پَهلَٹَکرے	پهلانِک	پهلان ، پهلان پِهستان	فلاں
پِهیپیْ	پیے پیے	پیْ پیْے	پُھوپی

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
پَوْش	پُونّش	پْونْش	پانچ
پَوْن	پُن	پْن	راستہ،راہ
پَوْن پَشَون	پُن پیشاس	پْن پِشاس	راستہ دکھانا
پَوچوْ	پوٹھو	پوچوْ	پوتا
پَوچیْ	پوخِی	پْوَیچیْ	پوتی
پوٹّوْ	پرونو	پرونوْ	پرانا،قدیمی
پیْره	پری، پھوجے	پَریْ ، پھوٗج	وہاں،اُدھر
پیالوْ	پَژُولو	پَجوْلوْ	چرواہا
پیرۓ پیره	پری پار	پَریْ پَرار ، پَریْ اَل	اُس پار،کافی دُور
پیغمبر	پیغمبر	پیْغَمبر	نبی،رسول
پِیلوْ	ہَلدُورو	ہَلژُژوْ ، ہَلژُژوْ	زرد،پِیلا
پِیون	پِس	پِس	پینا

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
ت			
تاروْ	تورِ	توریْ	ستارا، نجم
تالوْ	نولو	نوْلوْ	ماتھا، جبین
تتوْ	تاتو، تتو	تاتوْ [تاتُ]	گرم، تتّا
تغما	تگما	تمغہ	تمغہ
تکبر	تَکبُر، شیشیالو	تکبر [بونوْگِپجِس] اَداپ [گِپجِس]	گھمنڈ، غرور
تَلُٹوْ/تَلُٹیْ	تہ لو، تہ لی	تَلوْ/تَلوِیئ	باریک، پتلا، پتلی
تَمَاکو	تَمپاکُ	تَمباکو [تمباکُ]	تمباکو
تَھپ	ٹُھپ	ٹُھپ	اندھیرا
تَھپ چُک	ٹھوپ	ٹُھپ ٹَھقَرِپ	گہرااندھیرا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
	ٹھقریک		
تھل، توڑیْ	تِھل	تِھل ، مِنوْ	تلا، پینڈا
توْ	تِی	توْ [تُ] تیْ	تُم
توْ	تُو	توْ ، تیْ	تُو، تُم(ضمیر)
تیل	شونو	شوْنوْ	تیل
ٹ			
ٹُبَک، طُمَق	طُبَق، تباق	تُبَق	بندوق
ٹُکُریْ، ٹُکرَو	کَرِ	کَریْ [کَرِ]	ٹوکری
ٹَنگ	ٹِنؑگ، ٹیرینؑگ	ٹِنؑگ ، ٹِرِنؑگ	گھنٹی(کی آواز)
ج			
جاکوْ/ژاکوْ	ژکور	جَقُر	بال
جِپ/ژِپ	جِپ	گِپ	زبان

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
جٹ/ژٹ	جٹ/ژٹ	جَٹ	بکری کے بال
جروْ	جارو، جیارو	جاروْ ، جَرِدوْ	بوڑھا، عمر رسیدہ
جریْ	جاری	جاریْ ، جَرِدِیْ	بڑھیا، بوڑھی
جھنڈا/ژھنڈا	ژنڈا	جَنڈہ [جَنڈَ]	جھنڈا، علَم
جُوں، ژُوں	ژوا	جوا	جُوں
چ			
چار	چور، چھور	چور	چار، 4
چَپَون	چہ پیس	چَپِس	چبانا
چِٹھوْ	خیخو	چِچوْ	تُرش، کڑوا
چر	چَر	پَکوْر ، نِلوْ	سبزہ زار، سبزہ
چرکو، چَوٹِیر	چُرکوٹو	چُرکٹُوْ	◌ّ◌ّ جھوٹا، دروغ گو
چَرَون	چہ ریس	چَرِس	چراہنا
جریْ/ژریْ	ژیارِ	جاریْ ، جَرِدِیْ	بڑھیا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
چَل	چولتو، چوال	چْوَل چوَلیْکت ، چْوال [جلدی]	سویر،سویرے
چَنّگ	کھمچو	کَھمچوْ[بلتی] چَنّگ[تِھس چک مارنا]	چُونچ
چِنّگوْ، چِھنّگوْ	چَنّگُو	چَنّگوْ	گھٹیا، کھسیانا
چَٹوْ	سینو	سوٖ ، سینوْ	چھوٹا
چھا	چھائی	چَھئِ [پاسموْ چَھئِ] چَھغُمبُر[لکڑی کا آلہ جس سے دروازہ بند کیا جاتا ہے]	تالا، قفل
چھا	چھہ ئی	چَھئِ[اُنِسموْ] گنڈْیموْ [لکڑی کا وہ آلہ جس	کُنجی،چابی

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
		سے دروازہ کھولا جاتا ہے]	
چھال	چھال	چَھل	میمنا، بکروٹا
چُھپ	چُھپ	تَھمہ ، سنا[بلتی]	کنارا، سرا
چُھپیْ	چُر	زُر/تَھمَہ [بلتی]	کنارے
چَھتوْ، چَھتلَو	چَھتلو	چَھتْلوْ	کم عمر بکروٹا
چَھتِیلوْ، چَھتوْ	چھتلو، چھتالو	چَھتْلوْ	بکرا/ بکروٹا
چَھتِیلیْ/چَھتیْ	چھہ تی	چَھتیْ	بکری/ بکروٹی
چِھنَون	پھیٹایس	پِھٹاس	توڑنا
چِھنَون	دِلیس	دِلِس/دُلِس	چھین لینا
چَھہُونّدے	چھودِش	چُدَش	چودہ
چوتا، چوتھوْ	چھوٹو	چُھٹو [چُھٹُ]	گندہ(چیتھڑا)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
چَیَا	چئی/بریٖنگ	چییٔ	پرندہ، چڑیا
چَیَا، مِنّگ	چہ ژو	چَژوْ	جنگلی مرغی
ݜ			
ݜَس	ݜِس	ݜِس	داخل، گھسڑ
ݜَکَائی/ݜَکَئی	تکری، ݜکئی	ترَکَلوْ	ترازو، میزان
ݜَھاس	ݜھرقکس	ݜَھرکَپس	رکاوٹ، باڑ
ݜَھر	ݜھر	ݜَھر/ݜُھوَر	آبشار، جھرنا
ݜَے	ترا	ترَہ	تین
ݜ			
ݜَابُون	صابُون	سَبونگ	صابن
ݜَادَر	چھاسر	ݜِزار	چادر
ݜَنلوْ	ژانالو	ݜَنَلوْ [ݜَنَلُ]	پاجامہ

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
خَھگوْ	چھگبُو	ترَس [با غ] چَھقبو [چھقبُ، بلتی]	جھنڈ، باغ
خ			
خَر، تَرَکُنڑ	خر	خَر	گدھا
خَوٹوْ، چَو، ہٹَولوْ	اَنو، غوٹھول	چَؤ/چاؤ	خصیہ، فوطہ
د			
دادوْ	دُدو	دُدوْ	دادا، نانا
دائے	دش	داش	دس۔10
دِبوْ	دوبوہجو	دوْبُجو [دُبُجُ]	چالیس۔40
دَبُون	دابُون	دَبوْن	مالک
دُت، دُد	دُت	دُت اُرجیْن [بلتی]	دُودھ، شیر
دَدِی	دے دے	دےْدےْ	دادی، نانی

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
دَر	دار	دار	دروازہ
دِش	دیس، دیش	بُن	جگہ، علاقہ، مقام، وطن
دِلَون	پلزِیس	پَلزِس	چِھیلنا
دُنَے	دُنِیات	دُنیات	دُنیا، جہاں، عالم
دُوْ	دو	دو [دُ]	دو۔2
دَودِیْ (جمع)	دَنی	دَنیْ / دَنیا [جمع]	دانت
دُور	دُور	دُور	دُور
دَوزَق	دوزق، جہندم	جَہَندَم/غُر	دوزخ
دَوڑَوْ	دانور	دَنُروْ	تھن(مادہ مویشی کا)
دَوڑَوْ	دونڑ	ڈُن	دستہ(کلہاڑی کا)
دِیٔ	دی	دی ، مولوئ	بیٹی، دُختر
دِیٔں	سینگیے	سِنگیرْ	شیر

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
ڈ			
ڈاکھوْ	ڈوکو	ڈوْکوْ	کمر
ڈَڈَںگ	ڈمَن	ڈَمَن/بُش	ڈھول
ڈُڈُوروْ، ڈِڈُوروْ	ڈینّگ ڈیرو	ڈِنڈِروْ	گول
ڈُگر، ڈُگُروْ	مُگُور	پاتیْ/مُگُر	بڑاپیالا
ڈَنّگ ڈِڈُوروْ	ڈینّگ ڈیرو	ڈِنڈِروْ	بالکل گول
ڈُگُریْ	پاتی	پاتیْ/کَریوْل	پیالا
ر			
راتیْ	رات	رات	رات
رَاگُم، موٹا	ڈکچُنّگ	ڈَرَقچُنّگ	سُرخ لوبیا
رَاگُم	گنّگبو	کِکیَن	سفید لُوبیا/مٹر
رَزَون	رَازِس	رازِس	کہنا
رَوڑَاٹوْ	روڑاٹو	ژُژِدوْ، ژُژِسیْک	غُصیلا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
رَوش	روش	ژوْش	غُصہ/برداشت
رَولوْ	رولو، رویت	رْویْلّ/رْویْت/روْ ل	رویا
رُولوْ	رُولو	کُلار/خُرُ	کمزور،ناتوان
رَون	روس	رُس	رونا
رَونٓگ	رنگ	رنگ	رنگ،کلر
رُوئی	رُوئی	رُوئ	چڑیل
ز			
زر، سونڑ	سیر	سیر/سیْر	سونا
زرگر	سرگر	-	سُنار
زَزَل، زَلزَل	زَذِیال	زازِس/پِیَسِجِس	لہر/لہرنا،بہنا
ژ			
ژا	ژُژُو، ژُوژُو	ژا	بھائی

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
ژَٹو	ژوژو	ژُژوْ	چھوٹا بھائی
ژَچ	ژش، ژس	ژَش	انگور
ژِگوْ	ژِگوْ، ژیگو	ژِگوْ	لمبا، طویل
س			
ساچُھوْ	شاخے	شاچہ	خواب، سُپنا، رویا
سَت	سات	سَت	سات
سَتائیں	ستتونٛگش	سَتّونٛگش	سترہ۔17
سُرنی	سُرونَ	سُرنَہ	شہنائی، سُرنا، تُری
سَزُو	سہ زؤ	سَزوْ	بھانجا
سَس	سس، ساس	قکئے [بڑی بہن]	بہن، ہمشیرہ
سَس، سَزَؤ	ساس	ساس	چھوٹی بہن
سِگَل	شکسُل	سِیریْ	ریت

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
سَمدَر	سَمدَر	سَمَندَر	سمندر
سملی، سومولیْ	سُمُلی	چَھلی [پیاری]	محبوب،پیاری
سِن	سِن	سِین	دریا
سہ، سو	سو	سہ، سوْ	وہ (ضمیر)
سُوریْ	سُوری، سُرِ	سُریْ [سُرِ]	سورج
سُوں	سُو	سُوٗ	سُوئی
سِیون	سِس	سِس	سِینا
سِیؤ، سوئِی	سوئی، اسوائ	سوییٔ	پُل
ش			
شا	شُو	شُو	ساگ،سبزی
شال، کَو	شیانٛکو	شْوا۔ ہَبو [ہَبُ: بلتی]	بھیڑیا
شُدیْ، موْکیْ	شُدی	شَدیْ	مادہ بندر

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
شرا، میانٔروْ	شارو	شَروْ/میانٔروْ	مارخور
شَرَونڑ	شلتہ	شَلتَہ	چھت
شَرِیئو	شارا	شاراْ [شارَ]	خزاں
شَش	شَش	شْیاش	ساس
شُکھوْ	شُکو	شُکوْ	خُشک
شو	شو	شو	سفید
شُون	شوا	شوَاْ [شوَ]	کُتّا،سگ
ش			
شِش	شِش/شِش	شِش	سر
شَک	گرییی	گرِی	گردن
شِگوْ	شینٔگ	شِنٔگ	سِینگ
شَوٹوْ	خڑخٹو/خور	خُرخُٹوْ	حلق،گلا
شُون	غون تھیس	غُن تِھس	سُونگنا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
شَونٓگ	رونٓگ	رُنگ/خُن	پہاڑ، کہن(بیاباں)
شَونٓئیں	شوبیس	شوْبَش	سولہ۔16
شِیوو، شِیؤ	شِیؤ، شوت	شؔیؤ/شوِت	سیٹی
طباخ	طبق	تَبَق/تھالیْ/تَھلیْ	طشتری، تھال
قولاد/پولاد	پھولات	پھولات	فولاد
ق			
قا	قُ	قُو	کوّا
قس	قِس	قِس/قست	قسط
قوپوْ	چھوٹو	چھوْٹو، چُھٹُ	گھٹیا، گندہ
ک			
کا	قاؤ، قاو	قا/قاؤ	کنگن، بڑی چُوڑی
کاٹھوْ	قُوٹ	قُٹ	لکڑی

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
کتاب	شوقبو	شوْقبوْ	کتاب
کٹَار	قَٹَار	قٹار، چَکُ	چُھری، کٹاری
کُٹھوْ	کُوٹو	کُٹوْ	گھٹنا
کَچَریْ	خچر	کَھچَر	خچر
کَچ	اگاس، غَس	غاس	گھاس
کَرَہ	کیرے	کِرےْ	کب، کس وقت
کُڑ	کُو، کُ	کُو	دیوار
کُڑُولیْ	کُنِی لی	کُنلِی، کُنِلیْ	فاختہ، کبوتر
کَمَلوْ	کمبل	کَمبَل	کمبل
کِٹوْ	کیونو	کیونوْ	کالا، سیاہ
کھاں، کھا، کو	کوؤ	کوْ/کوؤ	کون سا
کھپیْ	کھپی	کَھپیْ	چمچی، چمچ
کُھتوْ	پھہ ٹا	کُنٹُھو، پَھٹہ	گنجا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
کُھٹوْ	کُھوٹو	کُھٹوْ	مختصر، کم لمبا
کَھٹَون	کھیاٹس	کھیٹِس[کھیاْ ٹِس]	دفنانا
کَھچٹِیار	تِشکٹِس	شا	بے عزتی، برائی
کُھو	کُھوکس	کھوْق	کھانسی
کَھوْل	قال	قال	گال، رُخسار
کھوئی	کھو	کھوٰ	ٹوپی
کوْم	کرُم	کْرُم	کام
کوْنٹ	کنی	کَنیْ	کان، گوش
کو، کوئے	کو؟	کوْ	کون؟
کُوٹوْ	چُوٹو	چوٹوْ، کوٹوْ	بہرا
کَور	کور	گِریْ ، کوْر	چٹان، چٹانی غار
کَوگوْ	کونٛو	کوْنٛو	کنگھی، کنگھا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
کوئے گہ	کوگا	کوٰگ/کوگہ	کوئی بھی
کوئے، کو	کُو	کوْ	کون
کَیسَڑ، جَیئڑ	کیسے	کِسیْر	کس کو
گ			
گَاڑَون	قاڑِس	قاڑِس	مسلنا، رگڑنا، ملنا
گاؤ	گُو، گولی	گوٰ	گائے
گڑَا	گوٹو	گٹو [گُٹُ]	کلہاڑا
گہ	اونّگ	اونّگ/گہ [گْ]	اور
گہ	گے	گہ/گْ	بھی
گھا، گاہ	بارا	وَتوٰریْ/بارا	ندی
گو	گُولِ	گوٰ/گوْلوْ	گائے/مویشی
گوْن	غون	غُن	بُو
گوش، گوٹ	گوٹ، گٹ	گوْٹ	گھر، مکان، مسکن

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
گُوم	گمُ	گُم	گندم
گَیٹوْ	پھاق	پَھاق [بلتی]	سُور، خنزیر
گِینڑ	گین	اَریْدوْ	حاصل، خرید
گئی، گائی	گویی	گویئ	گیت
ل			
لَپ لَپ	میلَپ، لپ لپ	مِلَپ [بلتی]، لَپ لپ ، لَمہ لمہ	شعلہ۔چمک [عربی: لمع]
لَش	لِشیو	لِشِدوْ/لِشِیو ہَنٛوْ	چمٹاہوا، جُڑاہوا
لغڑ	لَغَڑدا	ایْکیْک	تنہا، اکیلا
لَمکَون	لِمتِھس، لیس	لِس	چاٹنا
لَمَون	لبون	لَمُن	دامن
لِھیلوْ	لودو	لودوْ	لال، سرخ

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
لو	ژوپ	ژوْپ/بیْدےْ/ اِشَن/سَنَنِیْ، اداپ[زیادہ]	کافی،بہت
لولوْ، لِھیلوْ	لودوْ	لودوْ	سرخ،لال
لَوئی	لئے	لیئ	لُومڑی
لَیل	لول	لوْل	خُون
م			
مُیَھو	یاربو	یارتھےْ/یاربوْ	پہلے،آگے
مُشَا	مُوش	مْش/مُج[مُجیْ ک]	مرد، شخص
مِشرَون	مُشارِیس	مُشارِس	گھولنا،ملانا
مُک، مُکھ	اُنّجُک	اُنجُک	چہرہ
مَکَئی	مکا	مَکییئ	مّکی
مُلِی	مُلی، دورپو	مُلوْ، لَدوْرپوْ	مُولی

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
		[بڑی مولی]	
مُلَئی	مُلئی	موْلوئ	لڑکی/بیٹی
مَمَا، مَہُل	مُومُو	مُموْ	ماموں
موْڑ	مارا	مَر/مَراْ	مجھے، مجھ کو
مُوژوْ	مُوژی	مُژیْ	چوہا
مُوس	مُوس	رُٹ	طغیانی،سیلاب
مَوٗس	موس، موز	مُس/چِچَہ	گوشت
مَوس، موز	موس، موز	مُوٗس/موٗز	مہینہ،ماہ
موْش	موژ، مَوش	مُش/مُژ [مُژیْک]	بات،زبان،بولی
مَیَانٔروْ	شیارو	کِلَہ/شیاْروْ/میاْنٔروْ	مارخور/ہرن
مَیل	مت، میت	میْت	لسّی، چھاچھ
ن			

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
نَاپَکھوْ	ناپقو	ناپَقوْ	کچّا،ناپختہ
ناشگن،نَشگَٹ	گُناچن	نابَہِدوْ	مجرم،فسادی
ناؤں	نُ	نؤ/نو/نُ	نو۔9
نِرَو	نورو	نوْروْ	صحت مند۔اچھا،بے داغ
نِش	نیش	نیْش	نہیں،نہیں ہے
نو	نو	نو	نیا،تازہ
نوْٹ	نوٹس	نوْٹ[نوْٹِس]	ناچ
نوْنوْ	نونو	نُونوْ	ننگا
نوتھوْ	نُوتو	نُوتوْ	ناک
نوروْ	نیری	نَیریْ	ناخن
نِیلوْ	نٛیلو	نٛلوْ [نِٛلوْ[مغنونہ]	سبز،ہرا
نیں	نَ	نہ	نہیں
نِیون	نِس	نِس	داہنا

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
و			
ور، ڈیٔر	وار	وَر	پیٹ، شکم
ووئی	وا	وَ/وا	پانی، آب
ہ			
ہَزَون	ہازیس	ہَزِس	ہنسنا
ہَگُوئی/ہَگُئی	گُلی	گُلیْ	اُنگلی، انگُشت
ہلدوْ/ہلجو/پِلَاشوْ	ہلژوروک	ہَلژُزوْئِک	پیلا سا
ہَلِیژوْ	یونٗگ، ہلیژوْ	یُنٗگ،ہَلِژوْ	ہلدی
ہُہُو	ہوپوپو	ہوپوپو	اُلّو
ہِیش	ہِیش	ہیش	دمّہ، سانس
ہِیؤ	ہو	ہوْ/ہوٗ [جِنیْ جی]	دل، جی
ی۔ے			

شِینا بروقسکت اور شِینا کوہستانی کا لُغوی اشتراک

(رازول کوہستانی/عارف لداخی/محمد قاسم آریان)

شِینا کوہستانی	شِینا بروقسکت		اُردو معنی
	بٹالکی	گنُوخی	
یَب	گیاپ	گیاپ	نہر
یَو	غونو	غوْنوْ	جَو۔ ایک فصل
یودوْ	یونو	یوْنوْ	سرما، سرمائی
یُون	گیُون	گیوْن [گِیُن]	چاند